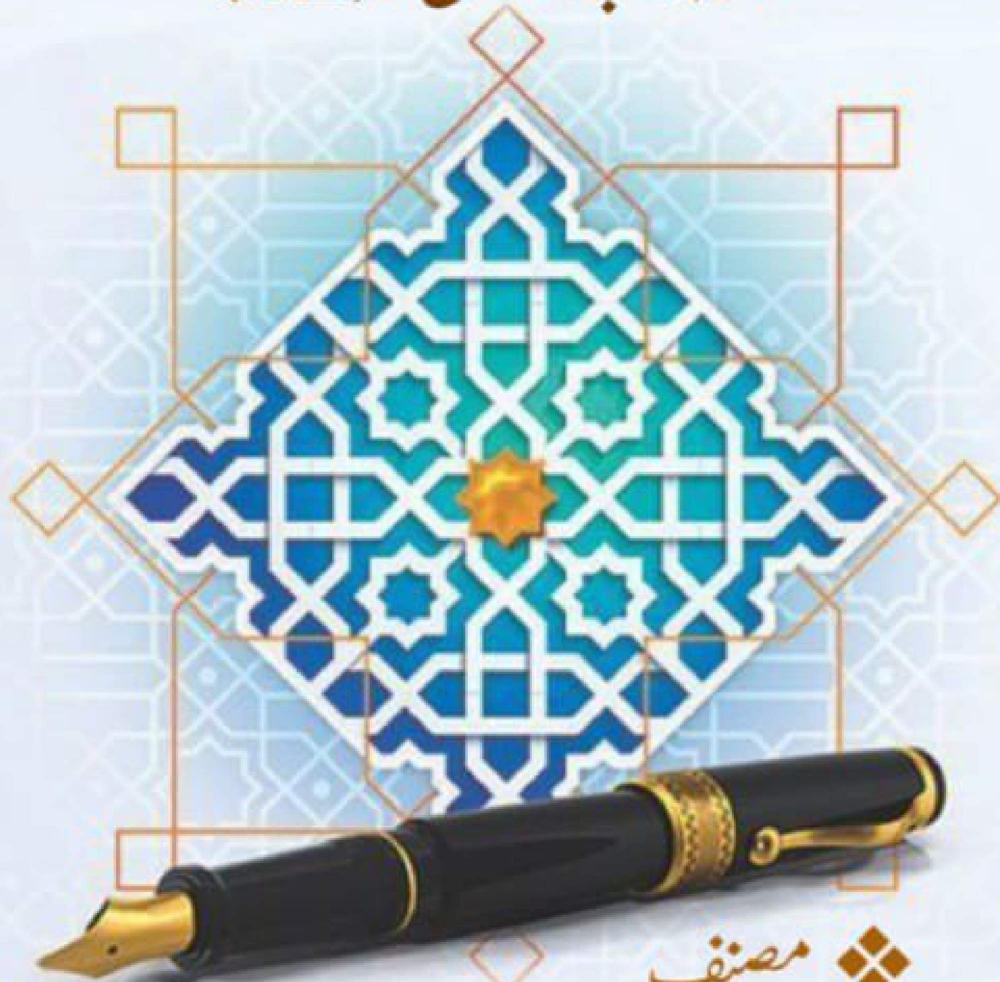
فتاوی انتظاریہ

حصہ: بارہواں (12)



مصنف

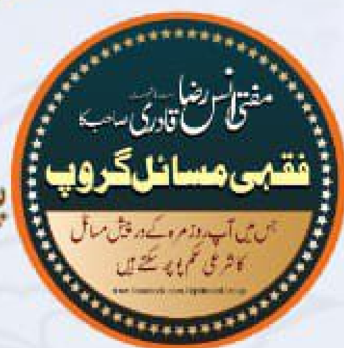
انتظار حسین مدنی کشمیری

نظر ثانی

ابو احمد مفتی انس رضا قادری



پیشکش: الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی



فہرست	فتوی نمبر

فتوی نمبر	فہرست

فتویٰ نمبر	فہرست

فہرست

فہرست	فتویٰ نمبر
مسجدوں میں موٹی صفوں پر سجدہ کرنے کا حکم	1137
مسبوق کا امام کے ساتھ سلام پھیرنا	1138
وقتی نماز قضا کی نیت سے پڑھ لی تو	1139
مسجد سے اذان کے بعد نکلنے کا حکم	1140
وقتی نماز کی جماعت میں قضا کی نیت	1141
وتر کی تیسری رکعت میں تین بار سبحان اللہ کہنا	1142
مسجد کا مائیک گھر لے جاکر استعمال کرنا	1143
پہلی صف چھوڑ کر کسی عالم کو جگہ دینا	1144
نماز میں ہاتھ چادر کے نیچے باندھنا	1145
ظہر کی پہلے والی سنتوں کی فضیلت	1146
اکیلے نماز پڑھتے ہوئے جماعت کھڑی ہو جائے تو	1147
نماز میں بھول کر پچھلی سورت شروع کر دی تو	1148
اکیلے فرض پڑھنے کے بعد جماعت میں شرکت	1149

فہرست	فتویٰ نمبر

فہرست	فتوی نمبر
سیرت	
بعد وصال پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل	1173
حضورﷺ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنھا کو حمیرا کہہ کر پکارتے تھے۔	1174
سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی آزادی	1175
سیدنا یوسف علیہ السلام کو دریائے نیل میں دفن کرنے کی وجہ	1176
جائز وناجائز	
خطبہ سنتے ہوئے درود پاک پڑھنے کا حکم	1177
سنگر کی کمائی کا حکم	1178
اولاد کے لیے بد دعا کرنا	1179
قرض کی واپسی کسی اور کرنسی سے کرنا	1180
درود میں و آلہ نہ پڑھنے پر درود کا حکم	1181
مزاروں پر دھاگہ باندھنے کی منت	1182
مرد کے لیے ریشم پہننے کا حکم	1183

فتوی نمبر	فہرست

رات کی ایک گھڑی دین پڑھنے کی فضیلت

سنن دارمی میں ہے:"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایاکہ ایک گھڑی رات میں پڑھنا پڑھانا، ساری رات عبادت سے افضل ہے۔"

(''سنن الدارمی''،باب مذاکرۃ العلم ،الحدیث:۶۱۴،ج۱،ص۱۵۷۔)

عقائد

1101 مکان کی بنیادوں میں جانور کا خون ڈالنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ لوگوں میں مشہور ہے کہ جب مکان بنانے لگیں تو بنیادوں میں جانور ذبح کر کے اس کا خون ڈالنا چاہیے۔ اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ کیا خون کی جگہ پیسے صدقہ کر سکتے ہیں؟

USER ID: حافظ حفیظ اللہ برکاتی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

پوچھی گئی صورت میں حکم شرع یہ ہے کہ جانور کے خون کو بنیادوں میں ڈالنے والا یہ عمل فضول ولغو ہے شریعت مطہرہ میں اس کی کوئی اصل نہیں ہاں مکان کی خیر و برکت کے لیے جانور کو ذبح کر کے اس کا گوشت فقراء و مساکین میں صدقہ کر دیں یا اس کی جگہ پیسے صدقہ کر دیں کہ صدقہ کی برکت سے کام احسن طریقہ سے پایہ تکمیل تک پہنچے گا اور بلائیں ٹلیں گی کیونکہ صدقہ بلاؤں کو ٹالتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اَلصَّدَقَةُ تَسُدُّ سَبْعِيْنَ بَابًا مِّنَ السُّوْءِ "صدقہ برائی کے ستر دروازے بند کرتا ہے۔"

(معجم کبیر، ۴ / ۲۷۴، حدیث: ۴۴۰۲)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بَاكِرُوْا بِالصَّدَقَةِ فَاِنَّ الْبَلَاءَ لَا يَتَخَطَّى الصَّدَقَةَ، ترجمہ: صبح سویرے صَدَقہ دِیا کرو کیونکہ بَلا صَدَقہ سے آگے قدم نہیں بڑھاتی۔

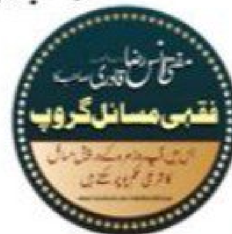
(شعب الایمان، باب فی الزکاۃ، التحریض علی صدقۃ التطوع، ۳/۲۱۴، حدیث: ۳۳۵۳)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

4 ربیع الثانی 1445ھ/20 اکتوبر 2023ء



1102

اہل بیت میں کون کون شامل ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ اہل بیت اطہار رضوان اللہ علیہم اجمعین میں کون کون شامل ہے؟

گروپ ممبر:USER ID

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

اہل بیت اطہار رضوان اللہ علیہم اجمعین میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام ازواج مطہرات اور سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا، مولی علی مشکل کشا کرم اللہ وجہہ الکریم اور حسنین کریمین رضی اللہ عنہما شامل ہیں۔اللہ پاک قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے : ﴿اِنَّمَا یُرِیۡدُ اللّٰہُ لِیُذۡہِبَ عَنۡکُمُ الرِّجۡسَ اَہۡلَ الۡبَیۡتِ وَ یُطَہِّرَکُمۡ تَطۡہِیۡرًا ۝۳۳﴾ ترجمۂ کنزُالایمان : اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو کہ تم سے ہر ناپاکی دُور فرما دے اور تمہیں پاک کرکے خوب ستھرا کردے۔ (القرآن، پارہ 22 سورۃ الاحزاب آیت نمبر 33)

خزائن العرفان میں اس مبارک آیت کی تفسیر میں ہے : اہلِ بیت میں نبیِّ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواجِ مطہرات (یعنی پاک بیویاں) اور حضرت خاتونِ جنّت فاطمہ زہرا اور علیِ مرتضٰی اور حسنَینِ کریمین (یعنی امام حسن وامام حسین) رضی اللہ عنہم سب داخل ہیں، آیات واحادیث کو جمع کرنے سے یہی نتیجہ نکلتا ہے۔

(خزائن العرفان، صفحہ 780)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

6 ربیع الثانی 1445ھ 22 اکتوبر 2023ء



Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No:+923471992267

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلی الک واصحابک یا حبیب اللہ
AL RAZA QURAN- -FIQH ACADEMY
قرآن و فقہ کی تعلیم کا مرکز
آن لائن
الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

1103

مولی علی کو شیخین پر فضیلت دینا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ مولی علی رضی اللہ عنہ کو شیخین پر فضیلت دینا کیسا ہے؟

USER ID: سیدہ نادیہ بی بی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

پوچھی گئی صورت میں حکم شرع یہ ہے کہ مولی علی رضی اللہ عنہ کو شیخین (ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما) پر فضیلت دینا گمراہی اور عقائد اہلسنت کی خلاف ورزی ہے کیونکہ تمام صحابہ کرام اور تابعین عظام رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین کا اس بات پر اجماع ہے کہ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بعد تمام انسانوں میں افضل حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ، پھر حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں اور یہی عقیدہ مسلک حق اہلسنت وجماعت کا ہے اور اس عقیدے پر بکثرت احادیث نبویہ، آثارِ صحابہ و اقوال ائمہ ہیں حتی کہ مولی علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو شیخین پر فضیلت دینے کے حوالے سے مولی علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے ہی سزا کی روایت منقول ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو شیخین پر فضیلت دینے والے سے متعلق حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: " من فضلنی علی أبی بکر وعمر جلدتہم حد المفتری " ترجمہ: جو مجھے حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما پر فضیلت دے گا، میں اسے الزام لگانے والے کی سزا دوں گا۔ **(تاریخ دمشق لابن عساکر، جلد 30، صفحہ 383، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)**

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے محمد بن حنفیہ تابعی ہیں، آپ فرماتے ہیں: " قلت لابی ای الناس خیر بعد النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم؟ قال ابو بکر قلت ثم من؟ قال عمر " ترجمہ: میں نے اپنے والد حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے بعد تمام لوگوں میں سب سے افضل کون ہے؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ سب سے افضل ہیں۔ میں نے کہا پھر کون افضل ہیں؟ تو آپ نے جواب دیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ افضل ہیں۔ **(صحیح البخاری، باب فضل ابی بکر، جلد 1، صفحہ 518، مطبوعہ کراچی)**

نوٹ: مزید تفصیل کے لیے امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کا رسالہ **مطلع القمرین فی ابانۃ سبقۃ العمرین** کا مطالعہ فرمائیں۔

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

6 ربیع الثانی 1445ھ 22 اکتوبر 2023ء



Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No:+923471992267

1104

والد کے گناہوں کی سزا بچوں پر

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ کیا جو گناہ والد نے کیے اس کی سزا اس کے بچوں کو ملے گی؟

USER ID: سیدہ نادیہ بی بی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

پوچھی گئی صورت میں حکم شرع یہ ہے کہ بچوں پر والد کے گناہوں کی سزا بچوں کو نہیں ملتی کیونکہ کوئی جان دوسرے کے گناہوں کا بوجھ نہیں اٹھائے گی۔

جیسا کہ قرآن مجید فرقان حمید میں اس کی صراحت ہے۔ اللہ جل جلالہ ارشاد فرماتا ہے: اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰىۙ(38) ترجمہ: کنزالعرفان:۔(وہ بات یہ ہے) کہ کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسری کا بوجھ نہیں اٹھائے گی۔

(القرآن، سورۃ النجم، آیت 38)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

6 ربیع الثانی 1445ھ 22 اکتوبر 2023ء



الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلی آلک واصحابک یا حبیب اللہ
AL RAZA QURAN- -FIQH ACADEMY
قرآن و فقہ کی تعلیم کا مرکز
آن لائن
الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

1105 کسی مسلمان کو بے ایمان کہنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ زید نے بکر کو کہا تو بے ایمان ہے تیرا کوئی دین ایمان نہیں دلیل یہ دی کہ تو بات بات پر بدل جاتا ہے ایسا کہنے پر کیا حکم لگے گا؟

USER ID: احقر العباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

پوچھی گئی صورت میں حکم شرع یہ ہے کہ مذکورہ جملہ کہنا بندے کو دائرہ اسلام سے خارج نہیں کرے گا کیونکہ یہ جملہ عموما آگے والے کی دھوکہ دہی، خیانت یا کوئی برائی بیان کرنے کے لیے بولا جاتا ہے اگلے کو غیر مسلم سمجھ کر نہیں بولا جاتا جیسا کہ سوال میں واضح کیا گیا کہ تو بات بات پر بدل جاتا ہے اس لیے تجھے یہ کہہ رہا ہوں لہذا یہ جملہ کسی کو بولنے سے بندہ ایمان سے خارج نہیں ہوگا البتہ کسی مسلمان کو یہ الفاظ کہنا جائز نہیں کہ یہ مسلمان کی دل آزاری کرنا ہے جو کہ جائز نہیں۔ بلاوجہ شرعی کسی مسلمان کو ایذا دینے کے متعلق حدیث پاک میں ہے: "من اذی مسلماً فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ" ترجمہ: جس نے کسی مسلمان کو ایذا دی، اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی، اس نے اللہ کو ایذا دی۔"

(المعجم الاوسط، باب السین، من اسمہ سعید، جلد 4، صفحہ 60، مطبوعہ قاھرہ)

بے ایمان کہنے کے متعلق بہار شریعت میں ہے: "کسی کو بے ایمان کہا، تو تعزیر ہوگی اگرچہ عرفِ عام میں یہ لفظ کافر کے معنی میں نہیں، بلکہ خائن کے معنی میں ہے اور لفظِ خائن میں تعزیر ہے۔"

(بہار شریعت، حصہ 9، جلد 2، صفحہ 409، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

3 ربیع الثانی 1445ھ 19 اکتوبر 2023ء



Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No:+923471992267

میدان محشر قائم ہونے کی جگہ

1106

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ میدان محشر کس سرزمین پر قائم ہو گا؟

USER ID: حافظ حفیظ اللہ برکاتی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

میدان محشر ملک شام کی سرزمین پر قائم ہو گا۔ مسند احمد میں ہے: فاشار بیدہ الی الشام فقال: الی ھھنا تحشرون ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے شام کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: تمہیں وہاں اٹھایا جائے گا۔

(مسند احمد بن حنبل، حدیث 20260)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: یہ میدانِ حشر ملکِ شام کی زمین پر قائم ہو گا۔ زمین ایسی ہموار ہو گی کہ اِس کنارہ پر رائی کا دانہ گر جائے تو دوسرے کنارے سے دکھائی دے۔

(بہارِ شریعت، جلد 1، صفحہ 132، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

3 ربیع الثانی 1445ھ / 19 اکتوبر 2023ء



1107

جنون عشق سے تو خدا بھی نہ بچ سکا، شعر کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ جنون عشق تو خدا بھی نہ بچ سکا یار کی تعریف میں سارا قرآن لکھ دیا اس شعر کا شرعی حکم کیا ہے؟

USER ID: فیاض احمد خان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

پوچھی گئی صورت میں حکم شرع یہ ہے کہ مذکورہ بالا شعر کفریہ ہے کیونکہ اس شعر میں جنون کی نسبت اللہ پاک کی طرف کی گئی جو کہ کفر ہے ایسے ہی نہ بچ سکا کہنے سے اللہ پاک کو عاجز کہنا ہے جو کہ کفر ہے اور عشق کی نسبت بھی اللہ رب العزت کی طرف کرنا جائز نہیں۔ فتاوی عالمگیری میں ہے: یکفر إذا وصف الله تعالى بما لا يليق به۔۔۔أو نسبه إلى الجهل أو العجز أو النقص. ترجمہ: بندہ کافر ہو جائے گا جبکہ وہ اللہ پاک کو ان چیزوں کے ساتھ موصوف کرے جو اللہ پاک کی شان کے لائق نہیں یا اللہ پاک کی نسبت جہالت کی طرف کرنا یا عجز یا نقص کی طرف کرنا۔

(مجموعة من المؤلفين، الفتاوى الهندية، جلد2، صفحه 258، دار الفكر، بيروت)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

15 ربیع الثانی 1445ھ 31 اکتوبر 2023ء



الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلی الک واصحابک یا حبیب اللہ

AL RAZA QURAN-O-FIQH ACADEMY

قرآن و فقہ کی تعلیم کا مرکز

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

1108

بروز حشر حساب، کتاب کی کیفیات

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ روزے محشر حساب کتاب والا معاملہ کتنی دیر میں ہو گا جبکہ قیامت کا دن پچاس ہزار سال کا ہو گا، کیا سب سے اتنے وقت میں حساب کیا جائے گا؟

USER ID:محمد ابراھیم عطاری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

بروز محشر ہر ایک سے اسکے اعمال کے مطابق حساب، کتاب والا معاملہ مختلف ہو گا بعض کے لیے یہ وقت پلک جھپکنے کی مقدار میں گزر جائے گا بعض کے لیے فرض نماز جتنا وقت لگے گا بعض کے لیے ہزاروں سال تک حساب کتاب والا معاملہ ہو گا۔ فرمان رب العالمین ہے: وَ مَاۤ اَمْرُ السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ ترجمہ: قیامت کا معاملہ نہیں مگر جیسے پلک جھپکنا، بلکہ اس سے بھی کم۔ (القرآن، پارہ14، سورۃ النحل، آیت 77)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: إنّ اللہ یخفف علی من یشاء من عبادہ طول یوم القیامۃ کوقت صلاۃ مکتوبۃ ترجمہ: بے شک اللہ پاک اپنے بندوں میں سے جس کے لیے چاہے گا قیامت کے دن کی لمبائی کو ایک فرض نماز کے وقت کی طرح تھوڑا کر دے گا۔ (''شعب الایمان''، باب فی حشر الناس بعد ما یبعثون من قبورھم، الحدیث: ۳۶۲، ج ۱، ص ۳۲۵۔)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

15 ربیع الثانی 1445ھ 31 اکتوبر 2023ء



Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No:+923471992267

1109 عیسی علیہ السلام دنیا میں نبوت کے ساتھ آئیں گے

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ حضرت عیسی علیہ السلام جب دنیا میں دوبارہ تشریف لائیں تو کیا وہ نبی ہی ہوں گے؟

USER ID: بابا نصین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

پوچھی گئی صورت میں حکم شرع یہ ہے کہ سیدنا عیسی علیہ السلام نبی ہی ہوں گے کیونکہ کسی نبی سے نبوت کا زائل ہونا ممکن ہی نہیں جو یہ عقیدہ رکھے کہ نبی سے نبوت زائل ہو سکتی ہے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جائے گا لہذا عیسی علیہ السلام نبوت کے ساتھ ہی تشریف لائیں گے البتہ سرکارِ نامدار صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کے نائب کے طور پر تشریف لائیں گے اور آپ صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کی شریعت کے مطابق احکام جاری فرمائیں گے۔ المعتقد المتقد میں ہے: (من جوز زوال النبوۃ من نبی فإنّہ یصیر کافراً، کذا فی" التمھید ترجمہ: جو کسی نبی سے نبوت کا زائل ہونا جائز قرار دے بے شک وہ کافر ہو جائے گا۔ ایسا ہی تمہید میں ہے۔ ("المعتقد المتقد"، مسئلۃ: من جوّز زوال النبوۃ من نبی ۔۔۔ الخ، ص ۱۰۹)

امام جلالُ الدین سُیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت سیّدُنا عیسیٰ علیہ السَّلام جب زمین پر تشریف لائیں گے ہوں گے تو رحمتِ عالم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کے نائب کے طور پر آپ کی شریعت کے مطابق حکم فرمائیں گے نیز آپ کی اِتباع کرنے والوں اور آپ صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کی اُمّت میں سے ہوں گے۔ (خصائصِ کبریٰ، ج 2، ص329)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

15 ربیع الثانی 1445ھ 31 اکتوبر 2023ء



1110 چاند گرہن کا حاملہ عورت اور بچے پر اثر

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ عوام میں مشہور ہے کہ چاند گرہن کا حاملہ عورت کے بچے پر اثر پڑتا ہے اس لیے عورتیں اس دوران چلتی رہتی ہیں بیٹھتی نہیں کیا یہ درست ہے؟شرعی حکم بیان فرمائیں۔ USER ID:فیاض احمد خان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں حکم شرع یہ ہے کہ چاند گرہن یاسورج گرہن کا حاملہ عورت کے بچے پر کوئی اثر نہیں پڑتا یہ سوچ کے اس کا بچے پر اثر پڑے گا شرعا درست نہیں بلکہ بدشگونی ہے اور بدشگونی جائز نہیں لہذا ایسے وسوسوں کی طرف توجہ نہ دی جائے بلکہ اس دوران ذکر اللہ کی کثرت کی جائے توبہ واستغفار کی جائے یہی اسلامی تعلیمات ہیں۔ صحیحین میں ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے عہد کریم میں ایک مرتبہ آفتاب میں گہن لگا، مسجد میں تشریف لائے اور بہت طویل قیام ورکوع وسجود کے ساتھ نماز پڑھی کہ میں نے کبھی ایسا کرتے نہ دیکھا اور یہ فرمایا: کہ "اللہ عزوجل کسی کی موت و حیات کے سبب اپنی یہ نشانیاں ظاہر نہیں فرماتا، ولیکن ان سے اپنے بندوں کو ڈراتا ہے، لہٰذا جب ان میں سے کچھ دیکھو تو ذکر ودُعاو استغفار کی طرف گھبرا کر اٹھو۔" ("صحیح البخاري"، کتاب الکسوف، باب الذکر في الکسوف، الحدیث: ۱۰۵۹، ج ۱، ص ۳۶۳۔)

مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحمۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: "اسلام میں نیک فال لینا جائز ہے، بدفالی بدشگونی لینا حرام ہے۔" (تفسیر نعیمی، پ۹، الاعراف، تحت الآیہ: ۱۳۲، ج۹، ص۱۱۹)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

15 ربیع الثانی 1445ھ 31 اکتوبر 2023ء



Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No:+923471992267

1111

ادریس علیہ السلام جنت میں زندہ ہیں

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ کیا حضرت ادریس علیہ السلام جنت میں ہیں؟

USER ID: فیاض احمد خان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

حضرت سیدنا عیسی علیہ السلام جنت میں زندہ ہیں ان کے واقعے کی تفصیل قرآن شریف کی سورۃ مریم کی آیت نمبر 57 کے تحت خزائن العرفان میں ہے: حضرت ادریس علیہ السلام کو دنیا میں علوم مرتبت عطا کیا یا یہ معنی ہیں کہ آسمان پر اٹھایا لیا اور یہی صحیح ترہے بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ نبی ﷺ نے شب معراج حضرت ادریس علیہ السلام آسمان چہارم پر دیکھا حضرت کعب احبار وغیرہ سے مروی ہے کہ حضرت ادریس علیہ السلام نے ملک الموت سے فرمایا کہ میں موت کا مزہ چکھنا چاہتا ہوں کیسا ہوتا ہے تم میری روح قبض کرکے دکھاؤ انہوں نے اس حکم کی تعمیل کرکے دکھائی اور روح قبض کرکے ان کے جسم میں لوٹادی آپ زندہ ہوگئے فرمایا اب مجھے جہنم دکھاؤ تاکہ خوف الہی میرے اندر زیادہ ہو چنانچہ یہ بھی کیا گیا جہنم دیکھ کر آپ نے جہنم کے داروغہ حضرت مالک سے فرمایا کہ دروازہ کھولو میں اس پر گزرنا چاہتا ہوں چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور آپ اس پر سے گزرے پھر آپ نے ملک الموت سے فرمایا کہ مجھے جنت دکھاؤ وہ آپکو جنت میں لے گئے آپ دروازہ کھلوا کر جنت میں داخل ہوئے تھوڑی دیر ملک الموت نے انتظار کرکے کہا کہ آپ اب اپنے مقام پر تشریف لے چلیے فرمایا اب یہاں سے کہیں نہیں جاؤں گا اللہ نے فرمایا ہے: كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ: وہ میں چکھ چکا ہوں اور میرے اللہ نے یہ بھی فرمایا ہے: وَ اِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا کہ ہر شخص کو جہنم پر سے گزرنا ہے تو میں گزر چکا ہوں اب میں جنت میں پہنچ چکا ہوں اور جنت میں پہنچنے والوں کے لیے اللہ نے ارشاد فرمایا ہے: وَمَاهُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ کہ وہ جنت سے نکالے نہ جائیں گے اب مجھے جنت سے چلنے کے لیے کیوں کہتے ہو اللہ نے ملک الموت کو وحی فرمائی کہ حضرت ادریس علیہ السلام نے جو کچھ کہا میرے اذن سے کہا اور وہ میرے اذن سے جنت میں داخل ہوئے ہیں انہیں چھوڑ دو وہ جنت ہی میں رہیں گے چنانچہ حضرت ادریس علیہ السلام وہاں زندہ ہیں۔

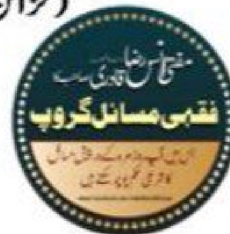
(خزائن العرفان فی تفسیر القرآن، صفحہ 577، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

15 ربیع الثانی 1445ھ 31 اکتوبر 2023ء



1112 جنات بھی نیک و متقی وپرہیز گار ہوتے ہیں

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ کیا جنات میں بھی نیک و متقی جنات ہوتے ہیں؟

USER ID:فیاض احمد خان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

جنات میں بھی نیک وپرہیز گار اور متقی جنات بھی ہوتے ہیں۔ قرآن مجید فرقان حمید میں ہے: وَّاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَ مِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَؕ-كُنَّا طَرَآىٕقَ قِدَدًا(11) ترجمہ: اور یہ کہ ہم میں کچھ نیک ہیں اور کچھ دوسری طرح کے ہیں ہم کئی راہیں پھٹے ہوئے ہیں۔ (القرآن، سورۃ الجن، آیت 11)

اس کے تحت تفسیر صراط الجنان میں ہے: اس آیت کی ایک تفسیر یہ ہے کہ ایمان قبول کرنے والے جِنّات نے اپنے ساتھیوں کو رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر ایمان لانے کی دعوت دینے کے بعد ایک دوسرے سے کہا کہ قرآنِ کریم سننے کے بعد ہم میں کچھ مخلص مومن، مُتّقی اور اَبرار ہیں اور کچھ کامل نیک نہیں ہیں اور ہم مختلف مذاہب کی طرح مختلف اَحوال میں بٹے ہوئے ہیں۔

(صراط الجنان، سورۃ الجن، تحت الآیۃ 11)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

15 ربیع الثانی 1445ھ 31 اکتوبر 2023ء



Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No:+923471992267

1113

یہ کہنا کہ ناپاک کپڑوں میں نماز پڑھ لو اللہ پاک دل دیکھتا ہے ظاہر نہیں دیکھتا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ یہ کہنا کہ کپڑے پاک ہوں یا ناپاک نماز پڑھ لو اللہ پاک ظاہر کو نہیں دلوں کو دیکھتا ہے۔اس کا کیا حکم ہے؟

USER ID:محمد ندیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں حکم شرع یہ ہے کہ یہ جملہ کہنا بالکل غلط اور شریعت مطہرہ کے خلاف ہے اور اگر نماز کو ہلکا جان کر کہا تو بندہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جائے گا نماز کے لیے طہارت (جسم،لباس،جگہ) کا پاک ہونا شرط ہے بغیر پاکی نماز درست نہیں ہوتی لہذا ایسا کہنے والے پر اپنے اس قول سے توبہ واستغفار کرنا لازم ہے اور مذکورہ بالا جملے کا یہ حصہ کہ اللہ پاک دلوں کو دیکھتا ہے ظاہری شکلوں کو نہیں دیکھتا حدیث پاک کا مفہوم ہے اور اس کا یہ مفہوم ہر گز نہیں جو سوال میں بیان کیا گیا بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ پاک انسان کی ظاہری خوبصورتی وحسن کو نہیں دیکھتا بلکہ دلوں کی خوبصورتی وصفائی کو دیکھتا ہے، یہ اس لیے فرمایا گیا کہ بندہ ظاہر کو سنوارنے کے ساتھ ساتھ اپنے باطن کو بھی پاکیزہ رکھے، ظاہر وباطن یکساں ہونے چاہییں۔ حدیث شریف میں ہے : اِنَّ اللہَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی اَجْسَادِکُمْ ، وَلَا اِلٰی صُوَرِکُمْ ، وَلٰکِنْ یَنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ یعنی بے شک اللہ پاک تمہارے جسموں اور صُورتوں کو نہیں دیکھتا بلکہ اللہ پاک تو تمہارے دِل دیکھتا ہے۔ (مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب تحریم ظلم المسلم، صفحہ : 995، حدیث : 2564)

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں : اس حدیثِ پاک سے معلوم ہوا، دِل رَبُّ الْعٰلَمِیْن کی نظر کا مقام ہے، تعجب ہے اس شخص پر جو ظاہِر کو سنوارنے کا اہتمام کرے، اپنا ظاہِر دھوئے، میل کچیل سے ستھرا کرے تاکہ لوگ اس کے کسی ظاہری عیب کو نہ دیکھ سکیں مگر دِل کی صفائی کا اہتمام نہ کرے جو رَبُّ الْعٰلَمِیْن کی نظر کا مقام ہے۔ (منہاج العابدین، صفحہ 149)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

11 ربیع الثانی 1445ھ 27 اکتوبر 2023ء



Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No:+923471992267

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلی الک واصحابک یا حبیب اللہ

AL RAZA QURAN- -FIQH ACADEMY

قرآن و فقہ کی تعلیم کا مرکز

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

1114 نقش نعل پاک پر مقدس کلمات لکھنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نعل پاک کے نقش پر آیات یا اسماء ربانی لکھنے کا کیا حکم ہے؟ جیسا کہ آج کل قبر کے کتبوں پر لکھے جارہے ہیں۔

USER ID:محمد ندیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں حکم شرع یہ ہے کہ نقش نعل پاک پر مقدس کلمات، آیات واسماء باری تعالی لکھنا اگرچہ شرعاً جائز ہے جبکہ نیت حصول برکت ہو کیونکہ نقش نعل پاک عکس ہے اور کسی چیز کا عکس اصل شئ کا حکم نہیں رکھتا اور کسی شئ کے نقشہ پر اصل چیز کے احکام نہیں ہوتے ہیں البتہ اگر بے ادبی کی نیت سے لکھیں تو سخت حکم لگے گا البتہ بہتر یہی ہے کہ نقش نعل پاک پر مقدس کلمات، آیات واسماء باری تعالی لکھنے سے بچا جائے تاکہ فتنہ پیدا نہ ہو۔ سیدی اعلحضرت امام احمد رضا خان رضی اللہ تعالی عنہ تحریر فرماتے ہیں :"اور بسم اللہ شریف اس (نعلِ پاک کے نقش) پر لکھنے میں کچھ حرج نہیں، اگر یہ خیال کیجئے کہ نعلِ مقدس قطعاً تاجِ فرقِ اہلِ ایمان ہے مگر اللہ عزوجل کا نام وکلام ہر شے سے اجل واعظم وارفع واعلی ہے، یوہیں تمثال میں بھی احتراز چاہئے تو یہ قیاس مع الفارق ہے۔ اگر حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے عرض کی جاتی کہ نامِ الٰہی یا بسم اللہ شریف حضور کی نعلِ مقدس پر لکھی جائے تو پسند نہ فرماتے مگر اس قدر ضروری ہے کہ نعل بحالتِ استعمال و تمثال محفوظ عن الابتذال میں تفاوت بدیہی ہے، اور اعمال کا مدار نیت پر ہے۔

(فتاوی رضویہ، جلد 21، صفحہ 413، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

فتاویٰ بریلی شریف میں ہے: اس کو قطعاً حرام و گستاخی بتانا غلط و باطل ہے اسلیے کہ حکم کا مدار نیت پر ہے قال النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم انما الاعمال بالنیات معاذ اللہ اگر لکھنے والے کی نیت سوءِ ادبی (بے ادبی) ہے تو اس کا یہ فعل صرف حرام و گستاخی نہیں بلکہ اسے دائرہ اسلام سے خارج کردے گا اور اگر اس کی نیت اعزاز واحترام اور حصولِ برکت کی نیت ہے تو مستحقِ اجر و ثواب ہے"۔

(فتاوی بریلی شریف صفحہ 352 زاویہ پبلشرز)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

11 ربیع الثانی 1445ھ 27 اکتوبر 2023ء



1115 جہنمی درخت زقوم کی وضاحت

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ زقوم کا درخت کون سا درخت ہے اور کیا اس کا ذکر قرآن پاک میں موجود ہے؟

USER ID:رضوان رضوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

زقوم جہنم کا کانٹے دار اور انتہائی کڑوا درخت بڑے گناہگاروں کی خوراک ہے اور جہنمی زقوم کی کیفیت یہ ہے کہ گلے ہوئے تانبے کی طرح کفار کے پیٹوں میں ایسے جوش مارتا ہوگا جیسے کھولتا ہوا پانی جوش مارتا ہے اور اس کا تذکرہ قرآن وحدیث میں متعدد بار آیا ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے: اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ(43) طَعَامُ الْاَثِیْمِ (44) كَالْمُهْلِ ۛ- یَغْلِیْ فِی الْبُطُوْنِ(45) كَغَلْیِ الْحَمِیْمِ(46) ترجمہ: بیشک تھوہڑ کا پیڑ۔ گنہگاروں کی خوراک ہے۔ گلے ہوئے تانبے کی طرح پیٹوں میں جوش مارے۔ جیسا کھولتا پانی جوش مارے۔ **(القرآن، سورۃ الدخان، آیت 43-44-45-46)**

ایک اور مقام پر فرمایا: اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِیْۤ اَصْلِ الْجَحِیْمِ ترجمہ: بیشک وہ ایک درخت ہے جو جہنم کی جڑ میں سے نکلتا ہے۔ **(القرآن، سورۃ الصافات، آیت 64)**

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "اگر زقوم کا ایک قطرہ دنیا میں ٹپکا دیا جائے تو دنیا والوں کی زندگانی خراب ہو جائے تو اس شخص کا کیا حال ہوگا جس کا کھانا ہی یہ ہوگا۔"

(ترمذی، کتاب صفۃ جہنم، باب ماجاء فی صفۃ شراب اہل النار، ۴ / ۲۶۳، الحدیث: ۲۵۹۴)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

11 ربیع الثانی 1445ھ 27 اکتوبر 2023ء



Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No:+923471992267

1116 غوث پاک کے نام کے ساتھ رضی اللہ عنہ لکھنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ کیا حضور غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ رضی اللہ عنہ لکھ سکتے ہیں؟

USER ID: جاوید احمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

پوچھی گئی صورت میں حکم شرع یہ ہے کہ رضی اللہ عنہ کا معنی ہے اللہ ان سے راضی ہو اور یہ دعائیہ جملہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ ساتھ اولیاء کرام علیہم الرحمہ کے لیے بھی بول سکتے ہیں قرآن پاک میں جیسے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے لیے رضی اللہ عنہم فرمایا گیا ایسے ہی عام متقی و پرہیز گار مؤمنین کے لیے بھی فرمایا گیا ہے لہذا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نام کے ساتھ رضی اللہ عنہ کہنا بالکل جائز و درست ہے البتہ بہتر یہی ہے کہ رحمۃ اللہ علیہ لکھا جائے۔ فرمان باری تعالی ہے: رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُؕ-ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِیَ رَبَّهٗ(8) ترجمہ: اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اس سے راضی ہوئے، یہ صلہ اس کے لیے ہے جو اپنے رب سے ڈرے۔ (القرآن، سورۃ البینۃ، آیت 8) اس آیت کے تحت تفسیر صراط الجنان میں ہے: ہر ولی اور بزرگ کو رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ کہہ سکتے ہیں، یہ لفظ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمْ کے ساتھ سے خاص نہیں۔ اس آیت میں یہ مضمون صاف موجود ہے۔

(صراط الجنان، سورۃ البینۃ، تحت الآیۃ 8)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

11 ربیع الثانی 1445ھ 27 اکتوبر 2023ء



Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No:+923471992267

طہارت

1117

ٹشو پیپر سے استنجاء کرنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ ٹشو پیپر سے استنجاء کرنے کا کیا حکم ہے؟

USER ID: عبد الکریم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

ٹشو پیپر سے استنجاء کرنا بلاشبہ جائز ہے کیونکہ یہ حقیقتاً کاغذ نہیں اور نہ ہی یہ تعلیم و تعلم کا ذریعہ ہے کہ اس کا استعمال مکروہ ہو لہذا اس کا استعمال کرنے میں شرعاً کوئی ممانعت نہیں۔ فتاوی یورپ میں ہے: ''عام کتب فقہ میں کاغذ سے نجاست صاف کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ تعلیم و تعلم کا ذریعہ ہے، ٹوئیلٹ پیپر بھی اگرچہ کاغذ ہی کی قسموں میں سے ایک ہے لیکن اس کے بنانے والوں سے اسے تعلیم و تعلم کے لئے نہیں بلکہ خاص اسی کام کے لئے بنایا ہے اسی لئے وہ کھردار اور جاذب ہے، پھر وہ یورپی ممالک میں مٹی کے ڈھیلوں سے زیادہ سستا اور سہل الحصول ہے، پھر ڈھیلوں کے استعمال کے بعد ہفتہ عشرہ میں بیریل کی صفائی پر جس قدر صرفہ ہوتا ہے اسی قدر صرفہ سے اتنا زیادہ ٹوئیلٹ پیپر خریدا جاسکتا ہے جو سالوں سال کام آسکے، ان دونوں باتوں کے پیش نظر بالکل واضح ہے کہ ٹوئیلٹ پیپر کے استعمال میں نہ تو ذریعہ تعلیم و تعلم کی توہین ہے اور نہ ہی تضییع مال بلکہ پاکیزگی و نظافت حاصل کرنے کا آسان اور کم قیمت ذریعہ ہے لہذا اس کے استعمال میں کوئی حرج و کراہت نہیں ہونی چاہیے۔

(فتاوی یورپ، کتاب الطہارہ، صفحہ 110، مکتبہ جام نور، دہلی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

29 ربیع الاول 1445ھ 16 اکتوبر 2023ء



1118

ناک میں پانی ڈالے بغیر وضو کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ وضو کرتے ہوئے ناک میں پانی نا ڈالا تو کیا وضو ہو جائے گا؟

USER ID: ظفر قمر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

پوچھی گئی صورت میں حکم شرع یہ ہے کہ وضو میں کلی نہ کی یا ناک میں پانی نہ چڑھایا تو وضو ہو جائے گا کیونکہ یہ وضو کے فرائض میں شامل نہیں البتہ وضو میں کلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا سنت مؤکدہ ہیں ان کے چھوڑنے کی عادت بنانا گناہ ہے۔ در مختار میں ہے: ”وھما سنتان مئوکدتان“ یعنی اور وہ دونوں (یعنی کلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا) سنتِ مئوکدہ ہیں۔

(ردالمحتار علی الدر المختار، کتاب الطھارۃ، جلد1، صفحہ 253،254، لاہور)

فتاوی رضویہ میں ہے: ”وضو میں اس کے ترک کی عادت ڈالے سے سنت چھوڑنے ہی کا گناہ ہو گا کہ مضمضہ و استنشاق بمعنی مذکور دونوں وضو میں سنت مؤکدہ ہیں۔۔۔ اور سنتِ مؤکدہ کے ایک آدھ بار ترک سے اگرچہ گناہ نہ ہو عتاب ہی کا استحقاق ہو مگر بار ہا ترک سے بلاشبہ گنہگار ہوتا ہے۔۔۔ تاہم وضو ہو جاتا ہے۔“

(فتاوی رضویہ، جلد1، صفحہ 595،596، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

10 ربیع الثانی 1445ھ 26 اکتوبر 2023ء



الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلی آلک واصحابک یا حبیب اللہ

AL RAZA QURAN-O-FIQH ACADEMY

قرآن و فقہ کی تعلیم کا مرکز

آن لائن
الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

1119

حیض ختم ہونے کے بعد بغیر غسل ہمبستری

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ کیا عورت مخصوص ایام کے بعد بغیر غسل کیے اپنے شوہر سے ہمبستری کر سکتی ہے؟

USER ID:سجاد سجاد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں اگر خون مکمل دس دن آکر بند ہوا ہے تو عورت بغیر غسل کیے بھی ہمبستری کرنا جائز ہے البتہ مستحب ہے کہ غسل کر کے ہمبستری کی جائے اور اگر دس دن سے کم میں خون آنا بند ہوا تو دو صورتیں بنتی ہیں کہ عادت کے دن مکمل ہو چکے تھے یا نہیں ان دو صورتوں کا الگ الگ حکم ہے۔ صدر الشریعہ بدر الطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ اس مسئلے کی صورتیں بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ''پورے دس دن پر ختم ہوا تو پاک ہوتے ہی اس سے جماع جائز ہے، اگرچہ اب تک غسل نہ کیا ہو مگر مستحب یہ ہے کہ نہانے کے بعد جماع کرے۔ دس دن سے کم میں پاک ہوئی تو تاوقتیکہ غسل نہ کرلے یا وہ وقتِ نماز جس میں پاک ہوئی گزر نہ جائے جماع جائز نہیں اور اگر وقت اتنا نہیں تھا کہ اس میں نہا کر کپڑے پہن کر اللہ اکبر کہہ سکے تو اس کے بعد کا وقت گزر جائے یا غسل کرلے تو جائز ہے، ورنہ نہیں۔ عادت کے دن پورے ہونے سے پہلے ہی ختم ہو گیا تو اگرچہ غسل کرلے جماع ناجائز ہے تاوقتیکہ عادت کے دن پورے نہ ہولیں، جیسے کسی کی عادت چھ دن کی تھی اور اس مرتبہ پانچ ہی روز آیا تو اسے حکم ہے کہ نہا کر نماز شروع کردے مگر جماع کے لیے ایک دن اور انتظار کرنا واجب ہے۔''

(بہارِ شریعت، جلد1، صفحہ383، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

6 ربیع الثانی 1445ھ 22 اکتوبر 2023ء



Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No:+923471992267

1120

ناپاک زمین خشک ہو جائے تو پاکی کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ اگر مٹی والی زمین پر نجاست گرے اور پھر زمین خشک ہو جائے تو کیا زمین پاک ہو جائے گی؟

USER ID: محمد طلحہ نوین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں حکم شرع یہ ہے کہ ناپاک زمین اگر خشک ہو جائے اور نجاست کا اثر یعنی رنگ و بو وغیرہ جاتا رہا تو زمین پاک ہو جائے گی، خواہ زمین ہوا سے سوکھی ہو یا دھوپ یا آگ سے مگر اس سے تیمم کرنا جائز نہیں نماز اس پر پڑھ سکتے ہیں۔ فتاویٰ ہندیہ میں ہے: اَلْاَرْضُ تَطْهُرُ بِالْيُبْسِ وَذَهَابِ الْاَثَرِ لِلصَّلَاةِ لَا لِلتَّيَمُّمِ. هٰكَذَا فِي الْكَافِي وَلَا فَرْقَ بَيْنَ الْجَفَافِ بِالشَّمْسِ وَالنَّارِ وَالرِّيحِ وَالظِّلِّ. كَذَا فِي الْبَحْرِ الرَّائِقِ ترجمہ: زمین پاک ہو جائے گی خشک ہونے اور نجاست کا اثر زائل ہونے کے ساتھ نماز کے لیے نا کہ تیمم کے لیے ایسا ہی کافی میں ہے، سورج اور آگ اور ہوا اور سائے سے سوکھنے میں کوئی فرق نہیں ایسا ہی بحر الرائق میں ہے۔

("الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الطھارۃ، الباب السابع فی النجاسۃ واحکامھا، الفصل الاول، جلد 1، صفحہ 44، دار الفکر)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

6 ربیع الثانی 1445ھ 22 اکتوبر 2023ء



1121

ناپاکی کی حالت میں موئے زیر ناف کاٹنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ غسل فرض ہو تو پہلے زیر ناف کے بال صاف کریں یا پہلے غسل کریں؟

USER ID: مدینہ میری جان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

پوچھی گئی صورت میں حکم شرع یہ ہے کہ غسل فرض ہو تو پہلے غسل کر کے پھر بال وغیرہ اتارے جائیں کہ ناپاکی کی حالت میں بالوں کو اتارنا مکروہ ہے۔ فتاویٰ ہندیہ میں ہے:

”حلق الشعر حالة الجنابة مکروہ، و کذا قص الأظافیر، کذا فی الغرائب“. ترجمہ: جنابت کی حالت میں بالوں کا اتارنا مکروہ ہے اور ایسے ہی ناخنوں کا کاٹنا، ایسا ہی غرائب میں ہے۔

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب التاسع عشر فی الختان الخ، جلد 5، صفحہ 358، دار الفکر)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

6 ربیع الثانی 1445ھ 22 اکتوبر 2023ء



1122

عورت کے احتلام کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے میں کہ کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ اور کیا اس سے عورت پر بھی مردوں کی طرح غسل فرض ہو گا؟

USER ID: ظہور قادری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

پوچھی گئی صورت میں حکم شرع یہ ہے کہ عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے البتہ عورت کو احتلام ہونے کی صورت میں غسل تب فرض ہو گا جب منی اس کی شرمگاہ سے باہر نکلے ورنہ غسل فرض نہیں ہو گا۔ سننِ ترمذی کی حدیثِ مبارک ہے: ”عن أم سلمة قالت: جاءت أم سليم بنت ملحان إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقالت: يا رسول الله، إن الله لا يستحيي من الحق فهل على المرأة تعني غسلا إذا هي رأت في المنام مثل ما يرى الرجل؟ قال: نعم، إذا هي رأت الماء فلتغتسل۔“ ترجمہ: ”حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ام سلیم بنت ملحان رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر عرض کرنے لگیں: یارسول اللہ! اللہ عزوجل حق بیان کرنے سے نہیں شرماتا، کیا عورت پر بھی غسل فرض ہے، جب وہ خواب میں وہی چیز دیکھے جو مرد دیکھتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: "ہاں، جب وہ منی دیکھے تو غسل کرے۔"“

(سننِ ترمذی، ج 01، ص 74، مطبوعہ دار الفکر)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: ”عورت کو خواب ہوا تو جب تک منی فرجِ داخل سے نہ نکلے غسل واجب نہیں۔“

(بہارِ شریعت، ج01، ص322، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

4 ربیع الثانی 1445ھ 20 اکتوبر 2023ء



Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No:+923471992267

1123

غسل خانے میں برہنہ ہو کر غسل کرنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ غسل خانے میں بالکل برہنہ ہو کر غسل کرنے کا کیا حکم ہے؟

USER ID: جنید رضا حیدری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

حمام میں غسل کرتے ہوئے بالکل برہنہ ہونا کہ ستر ظاہر ہو ناپسندیدہ عمل ہے اگرچہ جائز ہے گناہ نہیں جبکہ کوئی دیکھ نہ رہا ہو لیکن بہتر ہے کہ ساتھ رہنے والے فرشتوں سے حیاء کرتے ہوئے ستر ڈھانپ کر غسل کیا جائے۔ سنن ترمذی میں ہے: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِيَّاكُمْ وَالتَّعَرِّيَ، فَإِنَّ مَعَكُمْ مَنْ لَا يُفَارِقُكُمْ إِلَّا عِنْدَ الْغَائِطِ، وَحِينَ يُفْضِي الرَّجُلُ إِلَى أَهْلِهِ فَاسْتَحْيُوهُمْ وَأَكْرِمُوهُمْ

ترجمہ: ''برہنہ ہونے سے بچو، کیونکہ تمھارے ساتھ وہ (فرشتے) ہوتے ہیں جو جدا نہیں ہوتے مگر صرف پاخانہ کے وقت اور اس وقت جب مرد اپنی عورت کے پاس جاتا ہے، لہٰذا ان سے حیا کرو اور ان کا اکرام کرو۔'' (''سنن الترمذي''، کتاب الأدب، باب ماجاء في الاستتار عند الجماع، الحدیث: ۲۸۰۹، ج ۴، ص ۳۶۵۔)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: حمام میں جائے تو تہبند باندھ کر نہائے۔ (بہار شریعت، جلد 3، حصہ 16، صفحہ 657، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

15 ربیع الثانی 1445ھ / 31 اکتوبر 2023ء



1124

وضو کے دوران اذان کا جواب دینا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ وضو کے دوران اذان کا جواب دینا یا دعا پڑھنا کیسا ہے؟

USER ID: نجیب شیخ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

وضو کے دوران اذان کا جواب دینا اور دعا پڑھنا بلا کراہت جائز ہے شرعاً اس میں کوئی قباحت نہیں کیونکہ وضو کے دوران دنیاوی کلام کرنا مکروہ ہے اور اذان کا جواب دینا یا دعا پڑھنا دنیاوی کلام نہیں لہذا اس میں حرج نہیں۔ فتاویٰ امجدیہ میں ہے: اثناء وضو میں کلام دنیا مکروہ ہے جب کہ بغیر حاجت ہو۔ درمختار میں ہے: وعدم التکلم بکلام الناس الا لحاجۃ ترجمہ: دنیاوی کلام نہ کرنا مگر حاجت کے لیے۔ لہذا اسلام کا جواب دینے میں حرج نہیں۔

(فتاویٰ امجدیہ، جلد اول، صفحہ 7، باب الوضو، مکتبہ رضویہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

15 ربیع الثانی 1445ھ 31 اکتوبر 2023ء



1125

جانور سے بدفعلی کرنے سے غسل کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ جانور کے اگر کسی بندے نے بدفعلی کی لیکن انزال نہیں ہوا تو کیا بندے پر غسل فرض ہو جائے گا؟

USER ID: فیاض احمد خان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

پوچھی گئی صورت میں حکم شرع یہ ہے کہ جانور کے ساتھ بدفعلی کرنا ناجائز و حرام اور جہنم میں کے جانے والا کام ہے البتہ پوچھی گئی صورت میں حکم شرع یہ ہے کہ انزال نہ ہو تو غسل فرض نہیں ہو گا کیونکہ جانور کے ساتھ بدفعلی میں غسل فرض ہونے کے لیے انزال شرط ہے انزال نہ ہو تو غسل فرض نہیں ہو گا۔ نور الایضاح میں ہے: یفترض الغسل بواحد من سبعة أشياء ۔۔۔ وتوارى حشفة وقدرها من مقطوعها فى أحد سبيلى آدمى حى وإنزال المنى بوطء ميتة أو بهيمة ترجمہ: سات اشیاء میں سے ایک چیز کا پایا جانا غسل کو فرض کر دے گا حشفہ کا زندہ انسان کی شرمگاہوں میں سے کسی ایک میں چھپ جانا اور اسکی مقدار کٹے ہوئے حصے سے ہے اور مردہ اور جانور سے وطی میں انزال ہونے سے۔

(الشرنبلالي، مراقي الفلاح شرح نور الایضاح، صفحہ 42، المکتبۃ العصریہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

15 ربیع الثانی 1445ھ 31 اکتوبر 2023ء



1126

ٹیک لگا کر سونے سے وضو کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ کیا ٹیک لگا کر سونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

USER ID: فیاض احمد خان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں حکم شرع یہ ہے کہ ٹیک لگا کر سونے میں اگر غفلت کی نیند سو گئے کہ اعضاء ڈھیلے پڑ گئے تو وضو ٹوٹ جائے گا اور اگر بندہ اس طریقے سے ٹیک لگا کر سویا کہ سرین زمین پر جمے ہوئے تھے فقط بیٹھے بیٹھے اونگھ آئی ہوش و حواس سلامت ہوں تو وضو نہیں ٹوٹے کیونکہ سونے سے وضو ٹوٹنے میں بھی یہ شرط ہے کہ بندہ اس حالت پر سوئے کہ اس کے سرین زمین وغیرہ پر خوب جمے ہوئے نہ ہوں۔ سونے سے وضو ٹوٹنے کی شرائط بیان کرتے ہوئے صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ بہارِ شریعت میں فرماتے ہیں: ”سو جانے سے وُضو جاتا رہتا ہے بشرطیکہ دونوں سرین خوب نہ جمے ہوں اور نہ ایسی ہیأت پر سویا ہو جو غافل ہو کر نیند آنے کو مانع ہو دونوں سُرین زمین یا کرسی یا بنچ پر ہیں اور دونوں پاؤں ایک طرف پھیلے ہوئے یا دونوں سرین پر بیٹھا ہے اور گھٹنے کھڑے ہیں اور ہاتھ پنڈلیوں پر محیط ہوں خواہ زمین پر ہوں۔ تو ان سب صورتوں میں (سونے سے) وُضو نہیں جائے گا۔۔۔ اُونگھنے یا بیٹھے بیٹھے جھونکے لینے سے وُضو نہیں جاتا۔“

(بہارِ شریعت، جلد 01، صفحہ 307-308، مکتبۃ المدینہ، کراچی، ملتقطاً)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

15 ربیع الثانی 1445ھ 31 اکتوبر 2023ء



1127

قبلہ کی طرف پیٹھ کرکے پیشاب کرنا

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ ہمارے گھر میں واش روم اس طرح بنائے گئے ہیں کہ قضائے حاجت کرتے وقت پیٹھ قبلہ کی طرف ہو جاتی ہے اس بارے میں کیا حکم ہے؟

USER ID:عمران خان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں حکم شرع یہ ہے کہ پیشاب وغیرہ کرتے وقت قبلہ کی طرف رخ یا پیٹھ کرنا مکروہ تحریمی یعنی حرام کے قریب اور گناہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ’’اذا اتی احدکم الغائط فلا یستقبل القبلۃ ولا یولھا ظھرہ، شرّقوا او غرّبوا‘‘ ترجمہ: جب تم میں سے کوئی قضائے حاجت کے لیے جائے، تو قبلہ کی طرف نہ منہ کرے اور نہ پیٹھ کرے، مشرق یا مغرب کو منہ کرے۔

(صحیح البخاری، کتاب الوضوء، باب لا تستقبل القبلۃ بغائط او بول... ،ج1، ص26، مطبوعہ کراچی)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ’’پاخانہ یا پیشاب پھرتے وقت یا طہارت کرنے میں نہ قِبلہ کی طرف مونھ ہو، نہ پیٹھ اور یہ حکم عام ہے، چاہے مکان کے اندر ہو یا میدان میں اور اگر بھول کر قبلہ کی طرف مونھ یا پُشت کر کے بیٹھ گیا، تو یاد آتے ہی فوراً رخ بدل دے، اِس میں امید ہے کہ فوراً اس کے لیے مغفرت فرمادی جائے۔‘‘ (بہارِ شریعت، حصہ 2، ج1، ص408، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

15 ربیع الثانی 1445ھ 31 اکتوبر 2023ء



1128

بلی کنویں میں گر کر زندہ نکل آئے تو پانی کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ اگر بلی کنویں میں گرجائے اور زندہ باہر نکل آئے تو کنویں کے پانی کا کیا حکم ہو گا؟

USER ID: سلطان فاطمی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں حکم شرع یہ ہے کہ جب تک بلی پر نجاست کا یقین نہ ہو پانی پاک ہو گا البتہ بہتر ہے کہ بیس ڈول نکال لیے جائیں کہ عین ممکن ہے اس نے اپنا منہ پانی میں مار دیا ہو۔ اور اگر اس پر نجاست لگی ہوئی تھی تو سارا پانی نکالنا ہو گا۔ علامہ عالم بن العلاء الہندی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: فأرة وقعت في البئر أو عصفورة أو دجاجة أو شاة أو سنور وأخرجت منه حية لا يتنجس الماء ولا يجب نزح شيء منه یعنی: کچھ پانی نکال لینا مستحب ہے، اگر چوہا یا چڑیا یا مرغی یا بکری یا بلا کوئیں میں گریں اور اس سے زندہ نکل آئیں تو پانی ناپاک نہیں ہو گا اور نہ ہی اس سے پانی نکالنا واجب ہو گا۔

(الفتاوی التاتارخانیہ، کتاب الطھارۃ، فصل فی المیاہ، جلد1، صفحہ 313-314، مطبوعہ: مکتبہ زکریا)

صدر الشریعہ علامہ امجد علی اعظمی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سوئر کے سوا اگر اور کوئی جانور کوئیں میں گرا اور زندہ نکل آیا اور اس کے جسم میں نجاست لگی ہونا یقینی معلوم نہ ہو، اور پانی میں اس کا مونھ نہ پڑا تو پانی پاک ہے، اس کا استعمال جائز، مگر احتیاطاً بیس ۲۰ ڈول نکالنا بہتر ہے۔ اور اگر اس کے بدن پر نجاست لگی ہونا یقینی معلوم ہو تو کل پانی نکالا جائے۔

(بہار شریعت، حصہ 2، جلد1، صفحہ 339، مطبوعہ: مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

15 ربیع الثانی 1445ھ 31 اکتوبر 2023ء



1129

ننگے سر بیت الخلاء میں جانے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ ننگے سر بغیر ٹوپی کے واش روم میں جانا کیسا ہے؟

USER ID: احتشام ملک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں حکم شرع یہ ہے کہ ننگے سر بیت الخلاء میں نہیں جانا چاہیے کیونکہ ننگے سر بیت الخلاء میں جانا منع ہے اور حضور ﷺ سے سر ڈھانپ کر بیت الخلاء میں جانا ثابت ہے لہذا سر ڈھانپ کر ہی بیت الخلاء میں جانا چاہیے۔ سنن الکبری للبیہقی میں ہے: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا دخل الخلاء لبس حذاءه، وغطى رأسه ترجمہ: نبی کریم ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو اپنے جوتے پہن لیتے اور اپنے سر کو ڈھانپ لیتے۔

(السنن الکبری، کتاب الطھارۃ، باب تغطیۃ الرأس عند دخول الخلاء۔۔۔ج:1، ص:155)

فتاویٰ بحر العُلوم حضرت علامہ مفتی عبد المنان اعظمی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہ القَوِی فرماتے ہیں: پیشاب یا پاخانہ کے لیے ننگے سر جانا منع ہے، تو ٹوپی، عمامہ جو بھی پہنے ہو استنجا کے لیے جا سکتا ہے۔

(فتاویٰ بحر العلوم، جلد 5، صفحہ 412،)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

10 ربیع الثانی 1445ھ 26 اکتوبر 2023ء



Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No:+923471992267

نماز و جمعہ

1130

اگلی صف میں جگہ ہوتے ہوئے پیچھے کھڑا ہونا

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ اگلی صف میں جگہ ہوتے ہوئے پیچھے والی صف میں اکیلے کھڑے ہو کر نماز پڑھی تو نماز کا کیا حکم ہے؟

USER ID: احتشام ملک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

جماعت میں صفوں کو مکمل کرنا واجبات جماعت میں سے ہے اور اگلی صف میں جگہ ہوتے ہوئے پچھلی صف میں نماز شروع کر دینا ترک واجب ناجائز اور گناہ ہے۔ البتہ نماز کراہت کے ساتھ ادا ہو جائے گی لوٹانے کی حاجت نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اتموا الصف المقدم ثم الذی یلیه فما کان من نقص فلیکن فی الصف المؤخر'' ترجمہ: آگے والی صف کو مکمل کرو پھر اس کے بعد والی کو، پس جو کمی ہو، وہ آخری صف میں ہو۔ (مسند احمد بن حنبل، جلد21، صفحہ114، موسسۃ الرسالہ، بیروت)

بہار شریعت میں ہے: صحن مسجد میں جگہ ہوتے ہوئے بالا خانہ پر اقتدا کرنا مکروہ ہے، یوہیں صف میں جگہ ہوتے ہوئے صف کے پیچھے کھڑا ہونا ممنوع ہے۔

(بہار شریعت، جلد1، حصہ3، صفحہ591، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

29 ربیع الاول 1445ھ/16 اکتوبر 2023ء



Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No:+923471992267

1131

سجدہ سہو کا طریقہ

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ سجدہ سہو کرنے کا کیا طریقہ ہے اور سجدہ سہو کیسے واجب ہوتا ہے؟

USER ID: محمد ایان قادری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

واجبات نماز میں سے کوئی واجب اگر بھولے سے رہ جائے تو اس کی تلافی کے لیے سجدہ سہو کرنا واجب ہوتا ہے سجدہ سہو کا طریقہ یہ ہے کہ التحیات پڑھنے کے بعد دائیں طرف سلام پھیر کر دو سجدے کریں پھر تشہد وغیرہ پڑھ کر سلام پھیر دیں۔ صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: واجبات نماز میں جب کوئی واجب بھولے سے رہ جائے تو اس کی تلافی کے لیے سجدۂ سہو واجب ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ التحیات کے بعد دہنی طرف سلام پھیر کر دو سجدے کرے پھر تشہد وغیرہ پڑھ کر سلام پھیرے۔

(بہار شریعت، جلد 1، حصہ 4، صفحہ 713، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

29 ربیع الاول 1445ھ 16 اکتوبر 2023ء



Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No:+923471992267

1132

نماز کے فرائض

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ نماز کے کتنے فرائض ہیں؟ بعض لوگوں سے سنا کہ چھ ہیں بعض نے کہا چودہ ہیں، کتنے فرائض ہیں رہنمائی کر دیں؟

USER ID:ظفر قمر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

پوچھی گئی صورت میں حکم شرع یہ ہے کہ نماز کے سات فرائض ہیں۔ صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: سات چیزیں نماز میں فرض ہیں: (۱) تکبیر تحریمہ (۲) قیام (۳) قراءت (۴) رکوع (۵) سجدہ (۶) قعدہ اخیرہ (۷) خروج بصنعہ (یعنی قعدۂ اخیرہ کے بعد سلام و کلام وغیرہ کوئی ایسا فعل جو منافی نماز ہو بقصد کرنا، مگر سلام کے علاوہ کوئی دوسرا منافی قصداً پایا گیا، تو نماز واجب الاعادہ ہوئی اور بلا قصد کوئی منافی پایا گیا تو نماز باطل۔)

(بہارِ شریعت، جلد اول، حصہ دوم، صفحہ 506، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

10 ربیع الثانی 1445ھ 26 اکتوبر 2023ء



1133

اعضائے وضو کو تین سے زائد بار دھونا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ وضو میں اعضاء تین سے زائد مرتبہ دھو سکتے ہیں یا نہیں؟

USER ID راجہ محمد عثمان ثانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں حکم شرع یہ ہے کہ اعضائے وضو کو تین مرتبہ دھونا سنت ہے بلاوجہ تین مرتبہ سے زیادہ دھونا مکروہ و خلاف سنت ہے ہاں ضرورتاً تین سے زائد مرتبہ دھونے میں حرج نہیں۔ ابن ماجہ میں ہے: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنِ الْوُضُوءِ فَأَرَاهُ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ هٰذَا الْوُضُوءُ فَمَنْ زَادَ عَلَى هٰذَا فَقَدْ أَسَاءَ وَتَعَدَّى أَوْ ظَلَمَ ترجمہ: ایک اعرابی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے وضو کے بارے میں سوال کیا۔ آپ ﷺ نے اسے تین تین بار (اعضاء دھو کر) وضو کر کے دکھایا، پھر فرمایا: "وضو یہ ہوتا ہے، جس نے اس پر اضافہ کیا، اس نے برا کیا، حد سے تجاوز کیا اور ظلم کیا۔

(سنن ابن ماجہ، ماجاء فی القصد فی الوضوء کراہیۃ التعدی فیہ، جلد1، صفحہ146، حدیث422، الحلبی)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ وضو کے مکروہات میں لکھتے ہیں: پانی زیادہ خرچ کرنا یا اتنا کم خرچ کرنا کہ سنت ادا نہ ہو۔۔۔۔ ہر سنت کا ترک مکروہ ہے یونہی ہر مکروہ کا ترک سنت ہے۔

(بہار شریعت، جلد1، حصہ2، صفحہ300-301، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

10 ربیع الثانی 1445ھ 26 اکتوبر 2023ء



Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No:+923471992267

1134 ڈیجیٹل جاندار کی تصویر کے سامنے نماز کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ کمرے میں موبائل، ایل سی ڈی، کمپیوٹر، ٹی وی پر کوئی جاندار کی تصویر نظر آرہی ہو تو اس کے سامنے نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

USER ID:محمد عاقب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں حکم شرع یہ ہے کہ ڈیجیٹل تصاویر کے سامنے نماز پڑھنا جائز ہے کیونکہ یہ تصاویر حقیقی تصاویر کے حکم میں نہیں ہوتیں بلکہ ایک عکس ہوتا ہے جیسے آئینے میں اپنا عکس دکھائی دیتا ہے لہذا اس کا حکم بھی آئینے والا ہوگا کہ اس کے سامنے نماز جائز ہے ہاں اگر خیال بٹتا ہو تو ان تصاویر کے سامنے کھڑے ہو کر نماز نہ پڑھنا بہتر ہے۔ سیدی اعلی حضرت امام اہل سنت علامہ مولانا الشاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن ارشاد فرماتے ہیں: " سئلت عمن صلی وامامہ مرآۃ فأجبت بالجواز آخذا مماھھنا إذالمرآۃ لم تعبد ولا الشبح المنطبع فیھا ولاھو من صنیع الکفار نعم ان کان بحیث یبدو لہ فیہ صورتہ وافعالہ رکوعا وسجودا وقیاما وقعودا وظن ان ذلک یشغلہ فاذن لاینبغی قطعا"۔ ترجمہ۔ مجھ سے ایسے شخص کے بارے میں سوال کیا گیا کہ جس نے آئینے کے سامنے نماز پڑھی تو میں نے یہاں بیان کردہ (شرح منیہ کے قول سے) اخذ کرتے ہوئے جواز کا فتوی دیا۔ کیونکہ نہ تو آئینے کی عبادت کی جاتی ہے اور نہ اس میں کوئی صورت چھپی ہوتی ہے اور نہ یہ کفار کی مصنوعات (یعنی کفار کے شعائر) سے ہے۔ ہاں اگر نماز پڑھنے کے دوران اسے اپنی حرکات مثل رکوع و سجود و قیام و قعود نظر آتی ہو اور یہ خیال کرتا ہے کہ یہ اسے نماز سے مشغول اور غافل کردیں گی تو اسے آئینے کے سامنے ہرگز نماز نہیں پڑھنی چاہیے۔ (جد الممتار جلد 1 ص 311-312 ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

10 ربیع الثانی 1445ھ 26 اکتوبر 2023ء



Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No:+923471992267

1135

ناپاک قالین کے اوپر جائے نماز بچھا کر نماز

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ اگر قالین ناپاک اور خشک ہو جائے تو اس پر جائے نماز بچھا کر نماز پڑھ سکتے ہیں؟

USER ID: افراز احمد رضوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں حکم شرع یہ ہے کہ اگر کارپٹ ناپاک ہو جائے اور نجاست خشک ہو چکی ہو تو اس پر ایسا موٹا کپڑا بچھا کر نماز پڑھنا جائز ہے، جو نجاست کو جذب نہ کرے اور جس سے نجاست کا اثر اور بو وغیرہ ظاہر نہ ہو۔ ردالمحتار میں ہے: ''وکذا الثوب اذا فرش على النجاسة اليابسة فان كان رقيقا يشف ماتحتة او توجد منه رائحة النجاسة على تقدير ان لها رائحه لاتجوز الصلوة عليه وان كان غليظا بحيث لايكون كذلك جازت'' یعنی: اسی طرح کپڑا کہ جب وہ خشک نجاست پر بچھایا جائے تو اگر وہ باریک ہو کہ جو اپنے نیچے (موجود نجاست کو) جذب کرے تو یا اس میں بو والی نجاست ہونے کی صورت میں نجاست کی بو آئے تو اس پر نماز جائز نہیں اور اگر وہ کپڑا موٹا ہو اور ایسا نہ ہو تو اس پر نماز جائز ہے۔

(ردالمحتار علی در مختار، جلد2، صفحہ468، مطبوعہ: کوئٹہ)

بہارِ شریعت میں ہے: ''دبیز کپڑے کے کہ نجس جگہ بچھا کر پڑھی اور اس کی رنگت یا بو محسوس نہ ہو، تو نماز ہو جائے گی کہ یہ کپڑا نجاست و مصلی میں فاصل ہو جائے گا کہ بدنِ مصلی کا تابع نہیں۔'' مزید فرمایا: ''اگر نجس جگہ پر اتنا باریک کپڑا بچھا کر نماز پڑھی ،جو ستر کے کام میں نہیں آسکتا، یعنی اس کے نیچے کی چیز جھلکتی ہو، نماز نہ ہوئی۔''

(بہارِ شریعت، جلد1، صفحہ478، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

6 ربیع الثانی 1445ھ 22 اکتوبر 2023ء



1136 وتر میں سورتیں کون سی پڑھیں؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ وتر کی تینوں رکعتوں میں کون سی سورتیں پڑھی جائیں؟

USER ID:سجاد سجاد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں حکم شرع یہ ہے کہ کوئی بھی الگ الگ ترتیب سے سورتیں پڑھ سکتے ہیں البتہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے وتر میں جو سورتیں پڑھنا ثابت ہے انہیں بطور تبرک کبھی کبھار پڑھ لینا چاہیے۔ فتاوی ہندیہ میں ہے: عَنْ النَّبِيِّ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَنَّهُ أَوْتَرَ بِسَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ» فَيَقْرَأُ أَحْيَانًا هَذَا لِلتَّبَرُّكِ وَأَحْيَانًا غَيْرَ ذَلِكَ لِلتَّحَرُّزِ عَنْ هِجْرَانِ بَاقِي الْقُرْآنِ. كَذَا فِي التَّهْذِيبِ. ترجمہ: وتر میں نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى دوسری میں قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَٰفِرُونَ تیسری میں قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ پڑھی ہے، لہذا کبھی تبرکاً نہیں پڑھے اور کبھی اس کے علاوہ اور سورتیں پڑھے باقی قرآن کو چھوڑنے سے بچتے ہوئے۔ ایسا ہی تھذیب میں ہے۔

(" الفتاوی الھندیۃ " ، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع فی صفۃ الصلاۃ، الفصل الرابع، جلد 1، صفحہ 78)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

6 ربیع الثانی 1445ھ 22 اکتوبر 2023ء



Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No:+923471992267

1137

مسجدوں میں موٹی صفوں پر سجدہ کرنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ مساجد میں آج کل فینسی اور انتہائی نرم جدید صفیں بچھائی جاتی ہیں جن پر سجدہ کرتے ہوئے زمین کی سختی محسوس نہیں ہوتی جس کی وجہ سے بے چینی سی رہتی ہے کیا نماز ہو جائے گی یا نہیں؟

USER ID:ذیشان احمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں حکم شرع یہ ہے کہ ایسی صفوں پر نماز پڑھتے ہوئے پیشانی وناک اچھی طرح جم گئے تو نماز ہو جائے گی اور اگر پیشانی نہ جمی تو نماز ہوگی ہی نہیں کہ سجدہ نہ ہوا اور اگر ناک کی ہڈی نہ جمی تو نماز دوبارہ پڑھنا لازم ہوگی کیونکہ سجدے میں پیشانی کا زمین پر جمنا فرض ہے اور ناک کی ہڈی کا جمنا واجب ہے۔ صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: کسی نرم چیز مثلاً گھاس، روئی، قالین وغیرہا پر سجدہ کیا تو اگر پیشانی جم گئی یعنی اتنی دبی کہ اب دبانے سے نہ دبے تو جائز ہے، ورنہ نہیں۔ بعض جگہ جاڑوں میں مسجد میں پیال (چاول کا بھس) بچھاتے ہیں، ان لوگوں کو سجدہ کرنے میں اس کا لحاظ بہت ضروری ہے کہ اگر پیشانی خوب نہ دبی، تو نماز ہی نہ ہوئی اور ناک ہڈی تک نہ دبی تو مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہوئی، کمانی دار گدّے پر سجدہ میں پیشانی خوب نہیں دبتی لہذا نماز نہ ہوگی۔ (بہار شریعت، حصہ سوم، صفحہ 518 مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

6 ربیع الثانی 1445ھ 22 اکتوبر 2023ء



1138

مسبوق کا امام کے ساتھ سلام پھیرنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ جس شخص کی جماعت سے کوئی رکعت رہ گئی ہو وہ اگر امام کے ساتھ ایک طرف سلام پھیر دے پھر یاد آنے پر کھڑا ہو جائے تو کیا آخر میں وہ سجدہ سہو کرے گا یا نہیں؟

USER ID:محمد قاسم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

پوچھی گئی صورت میں حکم شرع یہ ہے کہ اگر جان بوجھ کر سلام پھیرا کہ مجھے بھی سلام پھیرنا چاہیے تو نماز فاسد ہو جائے گی اور اگر بھول کر بالکل امام کے ساتھ سلام پھیرا تو نماز فاسد نہیں ہو گی نہ ہی سجدہ سہو لازم ہو گا اور اگر امام کے ذرا بعد سلام پھیرا تو سجدہ سہو لازم ہو گا۔ صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: مسبوق نے امام کے ساتھ قصداً سلام پھیرا، یہ خیال کر کے کہ مجھے بھی امام کے ساتھ سلام پھیرنا چاہیے، نماز فاسد ہو گئی اور بھول کر سلام پھیرا، تو اگر امام کے ذرا بعد سلام پھیرا تو سجدۂ سہو لازم ہے اور اگر بالکل ساتھ ساتھ پھیرا تو نہیں۔ (بہار شریعت، جلد1، حصہ3، صفحہ595، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

6 ربیع الثانی 1445ھ 22 اکتوبر 2023ء



Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No:+923471992267

1139

وقتی نماز قضا کی نیت سے پڑھ لی تو

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ ایک شخص نے یہ گمان کرتے ہوئے کہ ظہر کا وقت ختم ہو چکا ہے ظہر کی نماز فرض و سنت و نوافل قضا کی نیت سے پڑھی جبکہ ظہر کا وقت ختم ہونے میں ایک گھنٹہ باقی تھا تو اس نماز کا شرعی حکم کیا ہوگا؟

USER ID:محمد قاسم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں حکم شرع یہ ہے کہ ظہر کی مکمل نماز ادا ہو جائے گی کیونکہ نماز میں قضا یا ادا کی نیت کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی قضا نماز ادا کی نیت سے پڑھیں یا ادا نماز قضا کی نیت سے پڑھیں نماز درست ہو جائے گی۔ صدر الشریعہ علامہ امجد علی اعظمی لکھتے ہیں: ”قضا یا ادا کی نیت کی کچھ حاجت نہیں، اگر قضا بہ نیت ادا پڑھی یا ادا بہ نیت قضا، تو نماز ہو گئی، یعنی مثلاً وقت ظہر باقی ہے اور اس نے گمان کیا کہ نماز کا وقت جاتا رہا اور اس دن کی نماز ظہر بہ نیت قضا پڑھی یا وقت جاتا رہا اور اس نے گمان کیا کہ باقی ہے اور بہ نیت ادا پڑھی، ہو گئی اور اگر یوں نہ کیا، بلکہ وقت باقی ہے اور اس نے ظہر کی قضا پڑھی، مگر اس دن کے ظہر کی نیت نہ کی تو نہ ہوئی، یوں ہی اس کے ذمہ کسی دن کی نماز ظہر تھی اور بہ نیت ادا پڑھی نہ ہوئی۔“

(بہارِ شریعت، جلد اول، حصہ 3، صفحہ 495، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

6 ربیع الثانی 1445ھ 22 اکتوبر 2023ء



1140

مسجد سے اذان کے بعد نکلنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ حرم شریف میں کام کرتے ہیں جس وقت چھٹی ہوتی ہے عصر کی اذان ہو چکی ہوتی ہے تو کیا مسجد سے نکل کر اپنے رہائشی کمرے میں جا کر نماز پڑھ سکتے ہیں؟

USER ID: حافظ حفیظ اللہ برکاتی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں حکم شرع یہ ہے کہ مسجد حرام ہو یا کوئی بھی مسجد اس کا شرعی حکم یہ ہے کہ نماز پڑھے بغیر مسجد سے نہیں نکل سکتے کیونکہ جب مسجد میں ہوتے ہوئے اذان ہو جائے تو بغیر نماز پڑھے اس سے بلا عذر شرعی نکلنا جائز نہیں جب کہ واپسی کا ارادہ نہ ہو ہاں اگر امام مسجد قابل امامت نہ ہو (جیسے فی زمانہ حرم شریف کے امام بد مذھب ہیں) تو جا سکتے ہیں۔۔ ابن ماجہ شریف میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَن أدرکَ الأذانَ فی المسجدِ، ثمَّ خرجَ، لَم یخرجْ لحاجةٍ، وھوَ لا یریدُ الرُّجوعَ، فھوَ مُنافقٌ. ترجمہ: جس نے مسجد میں ہوتے ہوئے اذان کو پایا پھر وہ بغیر حاجت کے نکل گیا اور وہ واپسی کا ارادہ بھی نہ رکھتا ہو تو وہ منافق ہے۔

(سنن ابن ماجۃ، رقم الحدیث:834)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: جس شخص نے نماز نہ پڑھی ہو اسے مسجد سے اذان کے بعد نکلنا مکروہِ تحریمی ہے۔

(بہار شریعت، جلد1، حصہ4، صفحہ702، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

3 ربیع الثانی 1445ھ 19 اکتوبر 2023ء



1141 وقتی نماز کی جماعت میں قضا کی نیت

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ کیا بندہ ظہر کی قضا نماز عصر کی جماعت میں شامل ہو کر قضا کی نیت سے پڑھ سکتا ہے؟؟

USER ID: محمد میمن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں ظہر کی قضا نماز عصر کی ادا نماز کی جماعت کے ساتھ پڑھنا جائز نہیں کیونکہ امام کی نماز مقتدی کی نماز کے مطابق نہیں دونوں فرض الگ الگ ہیں اور اقتداء کی شرائط میں سے ہے کہ امام کی فرض نماز مقتدی کی فرض نماز کے علاوہ نہ ہو ورنہ مقتدی کی نماز نہیں ہو گی لہذا وقتی نماز پڑھنے والے کے پیچھے قضا پڑھنے والے کی نماز درست نہیں ہوتی۔ نور الایضاح میں اقتداء کی شرائط میں ہے: وأن لایکون الإمام مصلیاً فرضاً غیر فرضہ ترجمہ: اور یہ کہ امام مقتدی کے فرض کے علاوہ کوئی اور فرض پڑھنے والا نہ ہو۔ (نور الایضاح، صفحہ 110، المکتبۃ العصریہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

3 ربیع الثانی 1445ھ/19 اکتوبر 2023ء



1142 وتر کی تیسری رکعت میں تین بار سبحان اللہ کہنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ وتر کی تیسری رکعت میں تین بار سبحان اللہ کہہ کر الھم اجرنی من النار پڑھ لیا تو کیا نماز ہو جائے گی؟

USER ID: حافظ حفیظ اللہ برکاتی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

پوچھی گئی صورت میں وتر ادا نہیں ہوں گے کیونکہ وتر و نوافل کی ہر رکعت میں قراءت فرض ہے اور پوچھی گئی صورت میں فرض ادا ہی نہیں ہوا لہذا وتر دوبارہ پڑھے جائیں گے۔ صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: مطلقا ایک آیت پڑھنا فرض کی دو رکعتوں میں اور وتر و نوافل کی ہر رکعت میں امام و منفرد پر فرض ہے۔ اور مقتدی کو کسی نماز میں قراءت جائز نہیں، نہ فاتحہ، نہ آیت، نہ آہستہ کی نماز میں، نہ جہر کی میں۔ امام کی قراءت مقتدی کے لیے بھی کافی ہے۔

(بہار شریعت، نماز کی سنتوں کا بیان، جلد 1، حصہ 3، صفحہ 516، مکتبۃ المدینہ کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

3 ربیع الثانی 1445ھ 19 اکتوبر 2023ء



Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No:+923471992267

مسجد کا مائیک گھر لے جا کر استعمال کرنا

1143

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ مسجد کا مائیک کوئی گھر لے جا کر استعمال کرنا کیسا ہے؟

USER ID: حافظ حفیظ اللہ برکاتی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

پوچھی گئی صورت میں حکم شرع یہ ہے کہ مسجد کا مائیک گھر لے جانا اور اسے اپنے استعمال میں لانا جائز نہیں کیونکہ مسجد کی کوئی بھی چیز بے موقع و بے محل استعمال کرنا جائز نہیں۔ فتاوی عالمگیری میں خانیہ کے حوالے سے ہے: " متولی المسجد لیس له أن یحمل سراج المسجد إلی بیته وله أن یحمله من البیت إلی المسجد "ترجمہ: مسجد کے متولی کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ مسجد کا چراغ گھر میں لے جائے، ہاں گھر کا چراغ مسجد میں لا سکتا ہے۔

(فتاوی عالمگیری، کتاب الوقف، الباب الحادی عشر، الفصل الثانی، ج2، ص462، دار الفکر، بیروت)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: مسجد کی اشیا مثلاً لوٹا، چٹائی وغیرہ کو کسی دوسری غرض میں استعمال نہیں کر سکتے۔ مثلاً لوٹے میں پانی بھر کر اپنے گھر نہیں لے جا سکتے اگرچہ یہ ارادہ ہو کہ پھر واپس کر جاؤں گا۔ اُس کی چٹائی اپنے گھر یا کسی دوسری جگہ بچھانا ناجائز ہے۔ یوہیں مسجد کے ڈول، رسی سے اپنے گھر کے لیے پانی بھرنا یا کسی چھوٹی سے چھوٹی چیز کو بے موقع اور بے محل استعمال کرنا ناجائز ہے۔"

(بہار شریعت، جلد02، حصہ10، صفحہ562،561، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

3 ربیع الثانی 1445ھ 19 اکتوبر 2023ء



Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No:+923471992267

1144 پہلی صف چھوڑ کر کسی عالم کو جگہ دینا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ کسی بزرگ یا علام دین کے لیے پہلی صف میں جگہ چھوڑ کر پیچھے آنا کیسا ہے کیا یہ جائز ہے؟

USER ID: شوکت چوہان

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

پوچھی گئی صورت میں حکم شرع یہ ہے کہ اگلی صف والے کا پچھلی صف میں موجود بڑی عمر والے یا عالمِ دین کے لیے پیچھے آجانا اور انہیں آگے جگہ دے دینا اچھا عمل اور زیادہ ثواب کا ذریعہ ہے، کیونکہ ایسا کرنے میں اپنے سے بڑوں اور علمائے دین کی تعظیم ہے اور احادیثِ کریمہ میں اپنے سے بڑوں اور علمائے دین کا ادب کرنے کا حکم دیا گیا لہذا، اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو شرعا اچھا عمل ہے۔

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

2 ربیع الثانی 1445ھ 18 کتوبر 2023ء



1145

نماز میں ہاتھ چادر کے نیچے باندھنا

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ سردیوں میں چادر اوڑھ کر نماز پڑھنے کی صورت میں قیام میں دونوں ہاتھ چادر کے نیچے چھپا کر باندھنے کا کیا حکم ہے؟

USER ID: شفقت علی نعیمی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں چادر کے نیچے ہاتھ باندھنا بالکل جائز ہے کوئی حرج نہیں البتہ سردی وغیرہ کوئی عذر نہ ہو تو ہاتھوں کو چادر سے باہر نکال کر باندھنا بہتر ہے۔ مسلم شریف میں حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے اس حالت میں دیکھا کہ:" رفع يديه حين دخل في الصلاة كبر، وصف همام حيال اذنيه ثم التحف بثوبه، ثم وضع يده اليمنى على اليسرى، فلما اراد ان يركع اخرج يديه من الثوب " ترجمہ: سرکار صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں داخل ہوئے تو ہاتھوں کو اٹھا کر تکبیر تحریمہ کہی (ہمام نے کہا کہ کانوں کے برابر ہاتھ اٹھائے) پھر اپنے آپ کو کپڑے میں لپیٹا اور دائیں ہاتھ کو الٹے ہاتھ پر رکھ لیا، پھر جب رکوع کرنے کا ارادہ کیا، تو اپنے ہاتھوں کو کپڑے سے نکال لیا۔

(صحیح مسلم، ج1، ص173، مطبوعہ کراچی)

"التحف بثوبه" کے تحت ملا علی قاری حنفی لکھتے ہیں: "قال ابن الملك ولعل التحاف يديه بكميه لبرد شديد" یعنی: ابن ملک نے فرمایا شاید ہاتھوں کو لپیٹنا شدید سردی کے باعث تھا۔

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، ج2، ص657، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

2 ربیع الثانی 1445ھ 18 اکتوبر 2023ء



1146

ظہر کی پہلے والی سنتوں کی فضیلت

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ کیا حدیث پاک میں ظہر کی سنتوں کو تہجد کی چار رکعتوں کے برابر فرمایا گیا ہے؟

USER ID:ظہور قادری

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

ظہر کی سنت قبلیہ کے بارے میں مذکورہ بالا فضیلت مروی ہے۔ طبرانی براء بن عازب رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”جس نے ظہر کے پہلے چار رکعتیں پڑھیں، گویا اس نے تہجد کی چار رکعتیں پڑھیں اور جس نے عشا کے بعد چار پڑھیں، تو یہ شب قدر میں چار کے مثل ہیں۔“

(”المعجم الأوسط“ للطبراني، باب الميم، الحديث: ٦٣٣٢، ج٤، ص٣٨٦)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

15 ربیع الثانی 1445ھ 31 اکتوبر 2023ء



1147 اکیلے نماز پڑھتے ہوئے جماعت کھڑی ہو جائے تو

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ فرض نماز اکیلے پڑھ رہے ہوں اسی حالت میں جماعت شروع ہو جائے تو کیا ہم نماز توڑ کر جماعت سے شامل ہوں یا اپنی نماز جاری رکھیں؟

USER ID: فیاض احمد خان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

پوچھی گئی صورت کی مختلف صورتیں بنتی ہیں جس کی تفصیل بیان کرتے ہوئے علامہ ابن عابدین شامی علیہ رحمہ لکھتے ہیں: ”شرع فی فرض فأقیم قبل أن یسجد للأولی قطع واقتدی، فإن سجد لها، فإن فی رباعی أتم شفعا واقتدی ما لم یسجد للثالثة، فإن سجد أتم واقتدی متنفلا إلا فی العصر، وإن فی غیر رباعی قطع واقتدی ما لم یسجد للثانیة، فإن سجد لها أتم ولم یقتد“ ترجمہ: فرض شروع کیے اور پہلی رکعت کا سجدہ کرنے سے پہلے جماعت کھڑی ہو گئی تو نماز توڑ دے اور جماعت میں شامل ہو جائے۔ اگر پہلی رکعت کا سجدہ کر لیا، تو اگر وہ چار رکعتی نماز ہے (یعنی ظہر، عصر اور عشاء) تو دو رکعتیں مکمل کرے اور پھر جماعت میں شامل ہو جب تک تیسری کا سجدہ نہ کر لے۔ اگر (تیسری کا) سجدہ کر لیا تو (چار رکعت) مکمل کرے اور سوائے عصر کے نفل کی نیت سے جماعت میں شامل ہو، اور اگر وہ چار رکعتی نماز نہ ہو (یعنی فجر یا مغرب ہو) تو جب تک دوسری کا سجدہ نہ کیا ہو، نماز توڑ دے اور اگر دوسری کا سجدہ کر لیا تو وہی نماز مکمل کرے اور جماعت میں شامل نہ ہو۔

(ردالمحتار، کتاب الصلوۃ، باب ادراک الفریضۃ، جلد2، صفحہ606، مطبوعہ کوئٹہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

15 ربیع الثانی 1445ھ 31 اکتوبر 2023ء



Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No:+923471992267

1148 نماز میں بھول کر پچھلی سورت شروع کردی تو

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ کسی شخص نے نماز میں خلاف ترتیب کوئی سورت تلاوت کی اور شروع کرتے ہی اسے یاد آجائے تو وہی سورت پڑھے یا بدل دینی چاہیئے؟

USER ID: جوہر علی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

پوچھی گئی صورت میں حکم شرع یہ ہے کہ جو سورت شروع کی وہی مکمل کرے اسے چھوڑ کر کوئی اور سورت پڑھنے کی اجازت نہیں۔ صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ در مختار کے حوالے سے لکھتے ہیں: بھول کر دوسری رکعت میں اوپر کی سورت شروع کر دی یا ایک چھوٹی سورت کا فاصلہ ہوگیا، پھر یاد آیا تو جو شروع کر چکا ہے اسی کو پورا کرے اگرچہ ابھی ایک ہی حرف پڑھا ہو، مثلاً پہلی میں قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ پڑھی اور دوسری میں اَلَمْ تَرَ كَیْفَ یا تَبَّتْ شروع کر دی، اب یاد آنے پر اسی کو ختم کرے، چھوڑ کر اِذَا جَآءَ پڑھنے کی اجازت نہیں۔ (بہار شریعت، جلد1، حصہ 3، صفحہ 554، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

15 ربیع الثانی 1445ھ 31 اکتوبر 2023ء



1149

اکیلے فرض پڑھنے کے بعد جماعت میں شرکت

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ فرض نماز پڑھ لی ہو پھر جماعت کھڑی ہو جائے تو کیا جماعت میں شریک ہو سکتے ہیں؟

USER ID: قمر شہباز تبسم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں حکم شرع یہ ہے کہ پہلے فرض پڑھ لیے ہوں تو ظہر و عشاء کی جماعت میں نفل کی نیت سے امام کے ساتھ شریک ہو سکتے ہیں جماعت کا ثواب مل جائے گا لیکن فجر، عصر، اور مغرب میں نفل کی نیت سے بھی شریک نہیں ہو سکتے کیونکہ فجر و عصر کے بعد نفل پڑھنا مکروہ ہے اس لیے ان نمازوں میں شامل نہیں ہو سکتے اور مغرب میں اس لیے کہ تین رکعت نفل نہیں ہوتے۔ بہار شریعت میں مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: ''نماز پوری کرنے کے بعد بہ نیت نفل بھی ان میں شریک نہیں ہو سکتا کہ فجر کے بعد نفل جائز نہیں اور مغرب میں اس وجہ سے کہ تین رکعتیں نفل کی نہیں۔۔۔ نفل کی نیت سے جماعت میں شامل ہو جماعت کا ثواب پالے گا، مگر عصر میں شامل نہیں ہو سکتا کہ عصر کے بعد نفل جائز نہیں۔''

(بہار شریعت، جلد1، حصہ4، صفحہ 695-696، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

15 ربیع الثانی 1445ھ 31 اکتوبر 2023ء



1150

جمعہ کی پہلی سنتیں رہ جائیں تو

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ جمعہ کی پہلے والی چار سنتیں رہ جائیں تو انہیں فرضوں کے بعد کب پڑھا جائے؟

USER ID: قاری شاہ زیب حقانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں حکم شرع یہ ہے کہ جمعہ سے پہلے رہ جانے والی سنتوں کو مفتی بہ قول کے مطابق فرضوں کے بعد والی چار سنتوں کے بعد اور دو سنتوں سے پہلے پڑھا جائے گا۔ علامہ علاؤالدین حصکفی لکھتے ہیں: (بِخِلَافِ سُنَّةِ الظُّهْرِ) وَكَذَا الْجُمُعَةُ (فَإِنَّهُ) إنْ خَافَ فَوْتَ رَكْعَةٍ (يَتْرُكُهَا) وَيَقْتَدِي (ثُمَّ يَأْتِي بِهَا) عَلَى أَنَّهَا سُنَّةٌ (فِي وَقْتِهِ) أَيْ الظُّهْرِ (قَبْلَ شَفْعِهِ) عِنْدَ مُحَمَّدٍ وَبِهِ يُفْتَى جَوْهَرَةٌ. ترجمہ: بر خلاف ظہر اور جمعہ کی سنتوں کے پس اگر رکعت فوت ہونے کا خوف ہو تو وہ انہیں چھوڑ دے گا اور اقتداء کرے گا پھر وہ انہیں ایسے ادا کرے گا کہ یہ وقتی سنتیں ہیں ظہر کے وقت میں دو سنتوں سے پہلے امام محمد کے نزدیک اور اسی پر فتوی دیا جاتا ہے، جوہرہ۔

(الدر المختار، جلد2، صفحہ 59، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

10 ربیع الثانی 1445ھ 26 اکتوبر 2023ء



1151

دوران نماز منہ میں کوئی چیز چلی جائے تو نماز کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ نماز کے دوران کوئی چیز جیسے بال ، مکھی وغیرہ منہ میں چلی جائے تو نماز کا کیا حکم ہے؟

USER ID: محمد راشد علی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں حکم شرع یہ ہے کہ اگر اگر باہر سے یہ چیز منہ میں گئی اور وہ چیز نگل لی تو نماز فاسد ہو جائے گی کیونکہ نماز میں کھانا پینا مطلقا نماز کو توڑ دیتا ہے چاہے تھوڑا ہو یا زیادہ، بھول کر ہو یا جان بوجھ کر بہر صورت نماز فاسد ہو جائے گی۔ صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: نماز کے اندر کھانا پینا مطلقاً نماز کو فاسد کر دیتا ہے، قصداً ہو یا بھول کر، تھوڑا ہو یا زیادہ، یہاں تک کہ اگر تل بغیر چبائے نگل لیا یا کوئی قطرہ اُس کے منھ میں گرا اور اس نے نگل لیا، نماز جاتی رہی۔

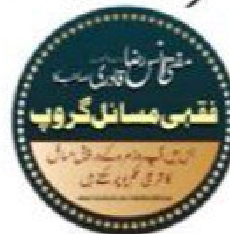
(بہار شریعت، جلد1، حصہ سوم، صفحہ614، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

10 ربیع الثانی 1445ھ 26 اکتوبر 2023ء



1152

مسجد میں مانگنے اور دینے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ مسجد میں اگر کوئی اپنی ذات کے لیے سوال کرے اور اسے مسجد میں پیسے دیں تو پیسے مانگنے اور دینے والے کے متعلق کیا حکم ہے؟

USER ID: شہزادہ محمد امین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں حکم شرع یہ ہے کہ عین مسجد میں اپنی ذات کے لیے سوال کرنا ناجائز و حرام ہے اور فنائے مسجد میں بھی ممنوع ہے لہذا عین مسجد میں مانگنے والا اگر مستحق ہو تو اسے مسجد میں پیسے دینے کی اجازت نہیں بلکہ مسجد کے باہر جا کر پیسے دیئے جائیں اور مانگنے والے کو سمجھایا جائے تاکہ وہ مسجد میں پیسے مانگنے سے باز رہے اور مستحق نہیں ہے تو مطلقا اسے پیسے دینا جائز نہیں کہ پیشہ ور بھکاریوں کو دینا جائز نہیں۔ در مختار میں ہے: "ویحرم فیہ السوال ویکرہ الاعطاء مطلقا" ترجمہ: "مسجد میں (اپنے لیے) سوال کرنا حرام ہے اور اسے دینا بھی مکروہ ہے، مطلقاً۔" (در مختار مع رد المحتار، جلد 2، صفحہ 523، مطبوعہ پشاور)

امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "جو (سائل) مسجد میں غل مچاتے ہیں، نمازیوں کی نماز میں خلل ڈالتے ہیں، لوگوں کی گردنیں پھلانگتے ہوئے صفوں میں پھرتے ہیں، (ان کا مانگنا) مطلقاً حرام ہے، اپنے لیے، خواہ دوسرے کے لیے۔۔۔ اور اگر یہ باتیں نہ ہوں، جب بھی اپنے لیے مسجد میں بھیک مانگنا منع ہے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: "من سمع رجلا ینشد فی المسجد ضالۃ فلیقل لا ردھا اللہ الیک، فان المساجد لم تبن لھذا"۔۔۔ جب اتنی بات منع ہے، تو بھیک مانگنی، خصوصاً اکثر بلا ضرورت بطور پیشہ کے خود ہی حرام ہے، یہ کیونکر جائز ہو سکتی ہے۔"

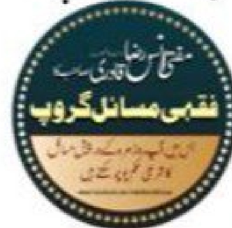
(ملخصاً فتاوی رضویہ، جلد 23، صفحہ 401، 402، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

11 ربیع الثانی 1445ھ 27 اکتوبر 2023ء



Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No:+923471992267

1153 مسبوق امام کے سلام کے وقت کب کھڑا ہو؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ جس کی کوئی رکعت رہ گئی ہو تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد ہم کب کھڑے ہوں پہلے سلام کے بعد یا دوسرے کے بعد؟

USER ID: محمد عبد اللہ شہزاد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللہم ھدایۃ الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں حکم شرع یہ ہے کہ جب امام دونوں طرف سلام پھیر لے تب کھڑا ہونا چاہیے تاکہ اس بات کا اطمینان ہو جائے کہ امام نے سجدہ سہو کرنا ہے یا نہیں اس سے پہلے بلا عذر شرعی کھڑا ہونا مکروہ تحریمی ہے۔ حاشیۃ الطحطاوي علی مراقي الفلاح شرح نور الایضاح میں ہے: ويسن إنتظار المسبوق فراغ الإمام أي من تسليمه المرتين قوله: لوجوب المتابعة فإن قام قبله كره تحريما وقد يباح له القيام لضرورة كما لو خشي إن إنتظره يخرج وقت الفجر أو الجمعة أو العيد أو تمضي مدة مسحه أو يخرج الوقت وهو معذور وكذا لو خشي مرور الناس بين يديه ترجمہ: اور مسبوق کے لیے انتظار کرنا سنت ہے امام کے دونوں سلاموں سے فارغ ہونے کے بعد ماتن کا قول پیروی کے واجب ہونے کی وجہ سے پس اگر مسبوق اس سے پہلے کھڑا ہوا تو یہ مکروہ تحریمی ہے اور ضرورت کی وجہ سے اس کے لیے کھڑا ہونا جائز ہو جائے گا جیسے کہ اسے خوف ہو کہ اگر وہ انتظار کرے گا تو فجر یا جمعہ یا عید کا وقت نکل جائے گا یا مسح کے مدت ختم ہو جائے گی یا نماز کا وقت نکل جائے گا اور یہ معذور ہو اور ایسے ہی اگر اسے لوگوں کا سامنے سے گزرنے کا خوف ہو۔

(حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح شرح نور الایضاح، کتاب الصلاۃ، فصل فی بیان سننھا، صفحہ 276، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

11 ربیع الثانی 1445ھ 27 اکتوبر 2023ء



Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No:+923471992267

1154

امام کی آواز سنے بغیر رکوع و سجود کیے تو

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ ہمارے ہاں نماز پڑھتے ہوئے لائٹ چلی گئی اور امام صاحب کی آواز ہم تک نہیں پہنچی جس کی وجہ سے رکوع و سجود اندازے سے کیے تو نماز کا کیا حکم ہے؟

USER ID:محمد عثمان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں حکم شرع یہ ہے کہ اندازے سے رکوع و سجود کرنے والوں کی نماز نہیں ہوئی کیونکہ اقتداء کی شرائط میں سے ایک شرط یہ بھی ہے کہ امام کے انتقالات کا دیکھ کر یا سن کر علم ہو اور یہاں یہ شرط نہیں پائی گئی لہذا اقتداء درست نہ ہوئی جب اقتداء درست نہیں تو نماز بھی نہ ہوئی لہذا ان سب پر نماز لوٹانا فرض ہے۔ فتاوی عالمگیری میں ہے: ولو قام على سطح المسجد واقتدى بإمام في المسجد إن كان للسطح باب في المسجد ولا يشتبه عليه حال الإمام يصح الاقتداء وإن اشتبه عليه حال الإمام لا يصح. كذا في فتاوى قاضي خان. ترجمہ: اگر بندہ مسجد کی چھت پر کھڑا ہو گیا اور مسجد میں موجود امام کی اقتداء کی تو اگر چھت کا دروازہ ہو جس سے امام کی حالت مقتدی پر مشتبہ نہ ہو تو اقتداء درست ہو جائے گی اور اگر حالت مشتبہ ہو گئی تو اقتداء درست نہیں ہو گی ایسا ہی فتاوی قاضی خان میں ہے۔

(کتاب الصلاۃ، الباب الخامس في الامامۃ، الفصل الرابع في بیان ما یمنع صحۃ الاقتداء وما لا یمنع، ج:1، ص:88، ط: رشیدیہ)

البحر الرائق میں ہے: الثاني: علمه بانتقالات إمامه برؤية أو سماع، فإن كان بينهما حائل يشتبه عليه انتقالاته لم يصح ترجمہ: دوسری شرط مقتدی کا امام کے انتقالات کا علم ہونا ہے دیکھنے یا سننے کے ساتھ پس اگر ان دونوں کے درمیان کوئی چیز حائل ہو جس کی وجہ سے مقتدی پر امام کے انتقالات مشتبہ ہو جائیں تو اقتداء درست نہیں۔

(البحر الرائق، کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ، شرائط صحۃ الامامۃ، ج:1، ص:365، ط: دار الکتاب الاسلامی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

11 ربیع الثانی 1445ھ 27 اکتوبر 2023ء



جنازہ، قبر، میت

1155

مردہ دفن کرنے کے بعد تلقین کا طریقہ

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ میت کو دفنانے کے بعد تلقین کرنے کا کیا طریقہ ہے؟اور تلقین کا حکم کس حدیث سے ثابت ہے؟

USER ID:سید محمد انیس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

تلقین کے متعلق صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: دفن کے بعد مردہ کو تلقین کرنا،اہل سنت کے نزدیک مشروع ہے۔۔۔۔ حدیث میں ہے: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جب تمہارا کوئی مسلمان بھائی مرے اوراس کی مٹی دے چکو تو تم میں ایک شخص قبر کے سرہانے کھڑا ہو کر کہے: یافلاں بن فلانہ (یعنی اس کا اور اس کی والدہ کا نام لے)وہ سنے گا اور جواب نہ دے گا پھر کہے: یافلاں بن فلانہ!وہ سیدھا ہو کر بیٹھ جائے گا پھر کہے یافلاں بن فلانہ وہ کہے گا، ہمیں ارشاد کر اللہ عزوجل تجھ پر رحم فرمائے گا۔ مگر تمہیں اس کے کہنے کی خبر نہیں ہوتی۔ پھر کہے: اذکر ماخرجت علیه من الدنیا شهادة أن لا إله إلا الله وأن محمدا رسول الله وأنك رضيت بالله ربا وبالإسلام دينا وبمحمد نبيا وبالقرآن إماما ۔ نکیرین ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر کہیں گے، چلو ہم اس کے پاس کیا بیٹھیں جسے لوگ حجت سکھا چکے،اس پر کسی نے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے عرض کی، اگر اس کی ماں کا نام معلوم نہ ہو؟ فرمایا: حوا کی طرف نسبت کرے۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر والضیاء فی الاحکام وغیرھا۔ بعض اجلہ ائمہ تابعین فرماتے ہیں: جب قبر پر مٹی برابر کر چکیں اور لوگ واپس جائیں تو مستحب سمجھا جاتا کہ میت سے اس کی قبر کے پاس کھڑے ہو کر یہ کہا جائے: یافلان بن فلان قل لا الہ الا اللہ۔ تین بار پھر کہا جائے: قل ربی اللہ ودینی الاسلام ونبیی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ اعلیٰ حضرت قبلہ نے اس پر اتنا اور اضافہ کیا: واعلم ان ھذین الذین اتیاك او یاتیانك انما ھما عبدان للہ لایضران ولاینفعان الا باذن اللہ فلاتخف ولاتحزن واشھد ان ربك اللہ ودینك الاسلام ونبیك محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ ثبتنا اللہ وایاك بالقول الثابت فی الحیوۃ الدنیا وفی الآخرۃ انہ ھو الغفور الرحیم۔

(بہار شریعت،ج1،ص850،851، مطبوعہ:مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

15 ربیع الثانی 1445ھ 31 اکتوبر 2023ء



Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No:+923471992267

1156

جنازہ میں تین صفیں بنانے کی فضیلت

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ نماز جنازہ میں طاق عدد (تین) صفیں کیوں رکھی جاتی ہیں؟ جفت عدد میں کیوں نہیں رکھی جاتیں؟

USER ID: سمراز رؤف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

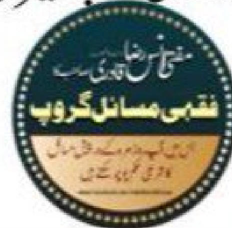
پوچھی گئی صورت میں حکم شرع یہ ہے کہ نماز جنازہ میں تین صفیں بنانا مستحب ہے کیونکہ حدیث پاک میں آیا ہے کہ جس کی نماز جنازہ تین صفیں پڑھیں اس پر جنت واجب ہو جاتی ہے اسی لیے جنازے میں تین صفیں رکھی جاتی ہیں۔ فتاوی رضویہ میں بحوالہ غنیہ ہے:" یستحب ان یصفوا ثلثۃ صفوف حتی لوکانوا سبعۃ یتقدم احدھم للامامۃ ویقف وراءہ ثلثۃ ثم اثنان ثم واحد ذکرہ فی المحیط لقولہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم من صلی علیہ ثلثۃ صفوف غفرلہ رواہ ابوداؤد والترمذی وقال حدیث حسن والحاکم وقال صحیح علی شرط مسلم اھ قلت رواہ احمد وابن ماجۃ وابن سعد فی الطبقات والبیھقی فی السنن وابن مندۃ فی المعرفۃ کلھم عن مالک بن ھبیرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ بالفاظ شتی وکلھا نظری بحمد اللہ تعالٰی۔" ترجمہ: تین صفیں بنانا مستحب ہے یہاں تک کہ اگر سات آدمی ہوں تو ایک شخص امامت کے لئے آگے ہو اور اس کے پیچھے تین کھڑے ہوں، ان کے پیچھے دو، پھر ایک۔ اسے محیط میں ذکر کیا ہے کیونکہ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا ارشاد ہے: جس پر تین صفیں نماز پڑھیں اس کی بخشش ہو جائے۔ اسے ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا۔ اور ترمذی نے کہا حدیث حسن ہے۔ اور حاکم نے روایت کیا اور کہا صحیح بر شرطِ مسلم ہے اھ میں کہتا ہوں: اسے امام احمد، ابنِ ماجہ، طبقات میں ابنِ سعد، سنن میں بیہقی، معرفہ میں ابن مندہ نے بھی روایت کیا ہے۔ ان سبھی محدثین نے حضرت مالک بن ہبیرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے بالفاظِ مختلفہ روایت کیا اور بحمدہ تعالی سب میری نظر میں ہیں۔ (فتاوی رضویہ، ج09، ص199، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

10 ربیع الثانی 1445ھ 26 اکتوبر 2023ء



1157

تدفین کے بعد قبر پر رکنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ مردے کو دفنانے کے بعد قبر پر کتنی دیر ٹھہرنا چاہیے؟

USER ID: ارشن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

میت کو دفنانے کے بعد اتنی دیر تک قبر پر ٹھہرنا مستحب ہے جتنی دیر میں اونٹ ذبح کرکے اس کا گوشت تقسیم کردیا جائے۔ صحابی رسول حضرت عمرو بن عاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے وقتِ نزع اپنے قریبی لوگوں کو وصیت کی کہ میری قبر پر تدفین کے بعد موجود رہ کر ذکر اور دعائیں کرتے رہنا تاکہ مجھے انسیت حاصل ہو اور اللہ کے بھیجے ہوئے فرشتوں کو درست جوابات دے سکوں، چنانچہ فتاوی شامی میں ہے: ''روی أن عمرو بن العاص قال وھو فی سیاق الموت: إذا أنا مت فلا تصحبنی نائحة ولا نار، فإذا دفنتمونی فشنوا علی التراب شنا، ثم أقیموا حول قبری قدر ما ینحر جزور، ویقسم لحمھا حتی أستأنس بکم وأنظر ماذا أراجع رسل ربی'' ترجمہ: روایت کیا گیا کہ حضرت عمرو بن عاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے وقتِ نزع ارشاد فرمایا: جب میں انتقال کر جاؤں تو میرے قریب نوحہ کرنے والی اور آگ کو مت لانا۔ جب تم مجھے دفن کر چکو تو میری قبر کی مٹی پر پانی کا چھڑکاؤ کرنا، پھر میری قبر کے ارد گرد دائرہ بنا کر کھڑے ہو جانا۔ اِتنی دیر ٹھہرنا کہ جتنی دیر میں اونٹ نحر کیا جاتا اور اُس کا گوشت تقسیم کردیا جاتا ہے، یہاں تک کہ تمہارے کھڑے رہنے سے مجھے انسیت کا حصول ہو اور میں سمجھ پاؤں کہ اللہ تعالی کے بھیجے ہوئے فرشتوں کو کیا جواب دے رہا ہوں۔ (ردالمحتار مع در مختار، جلد 3، صفحہ 169، مطبوعہ کوئٹہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

29 ربیع الاول 1445ھ 16 اکتوبر 2023ء



Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No:+923471992267

1158 قبروں کی تختیاں پڑھنا حافظہ کی کمزوری

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ قبروں کی تختیوں کے نام پڑھنے سے کیاحافظہ کمزور ہوتا ہے؟

USER ID: فیضان اسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں حکم شرع یہ ہے کہ قبروں پر لگے کتبے یعنی تختیاں پڑھنے سے بچنا چاہیے کیونکہ انہیں پڑھنے سے حافظہ کمزور ہوتا ہے۔ تعلیم المتعلم میں حافظہ کمزور کرنے والی چیزوں کے بیان میں ہے: واما ما یورث النسیان۔۔۔قراءۃ لوح القبور۔۔۔تورث النسیان ترجمہ: اور بہر حال وہ چیزیں جو بھولنے کا سبب بنتی ہیں۔۔۔قبروں کی تختیوں کو پڑھنا بھول پیدا کرتی ہے۔

(تعلیم المتعلم، فصل فیمایورث الحفظ وفیمایورث النسیان، صفحہ 57، بشری، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

11 ربیع الثانی 1445ھ 27 اکتوبر 2023ء



الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلی الک واصحابک یا حبیب اللہ
AL RAZA QURAN-O-FIQH ACADEMY
قرآن و فقہ کی تعلیم کا مرکز
الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

1159

زندگی میں ہی اپنے لیے قبرستان میں قبر بنانا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ زندگی میں ہی قبرستان میں جگہ مخصوص کر کے اپنے لیے قبر بنوالینا کیسا ہے؟

USER ID: حامد کاظمی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں حکم شرع یہ ہے کہ اپنی زندگی میں ہی قبرستان میں اپنے لیے قبر تیار کروا کے رکھنا شرعاً جائز ہے کوئی حرج نہیں البتہ پہلے سے قبر بنانے سے علماء نے بچنے کا فرمایا کہ انسان کو معلوم نہیں کہ اس کی موت کہاں واقع ہو گی اور اگر کسی نے اپنے لیے قبر تیار کروالی تو قبرستان میں جگہ ہوتے ہوئے اس قبر میں کسی اور کو دفن کرنا مکروہ ہے اگر دفن کرنا ہی ہو تو قبر تیار کروانے والے کو اس کا قبر بنوانے پر ہونے والا خرچہ دے کر یا قبر بنانے والے کی اجازت سے دفنا سکتے ہیں۔ فتاوی رضویہ شریف میں ہے: ”کفن پہلے سے تیار رکھنے میں حرج نہیں اور قبر پہلے سے بنانا نہ چاہیے کمافی الدر المختار وغیرہ۔ قال اللہ تعالی: (وماتدری نفس بای ارض تموت)۔ واللہ تعالی اعلم“

(فتاوی رضویہ، ج9، ص265، مطبوعہ: رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

قبرستان میں دوسرے کی بنائی قبر میں اپنی میت کو دفن کرنے کے متعلق بہار شریعت میں ہے: ”وقفی قبرستان میں کسی نے قبر طیار کرائی اس میں دوسرے لوگ اپنا مردہ دفن کرنا چاہتے ہیں اور قبرستان میں جگہ ہے تو مکروہ ہے اور اگر دفن کر دیا تو قبر کھودوانے والا مردہ کو نہیں نکلوا سکتا، جو خرچ ہوا ہے لے لے۔“

(بہار شریعت، ج1، ص847، مطبوعہ: مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

3 ربیع الثانی 1445ھ / 19 اکتوبر 2023ء



Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No:+923471992267

1160 میت کو سردخانے میں رکھنے کا حکم

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ میت کو فریزر میں رکھنا کیسا ہے؟

USER ID: سید اکرم عطاری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں حکم مسئلہ یہ ہے کہ میت کو سردخانے میں رکھنا جائز نہیں کیونکہ جس چیز سے زندہ کو تکلیف ہوتی ہے اس چیز سے مردہ کو بھی تکلیف ہوتی ہے اور جس طرح زندہ کو بلاوجہِ شرعی تکلیف دینا جائز نہیں ہے اسی طرح مردہ کو بھی بلاوجہِ شرعی تکلیف دینا جائز نہیں اور سردخانے میں میت کو رکھنے سے اسے تکلیف ہوتی ہے کیونکہ وہاں درجہ حرارات مائنس ہوتا ہے اور اتنی سردی زندہ کے لیے بھی تکلیف کا باعث ہے تو مردے کو اس میں رکھنے کی شرعا اجازت نہیں ہوگی بلکہ حکم شرع ہے کہ جتنا جلد ہوسکے میت کو دفن کیا جائے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: "اسرعوا بالجنازۃ فان تك صالحۃ فخیر تقدمونھا وان یك سوی ذالك فشر تضعونه عن رقابکم" (متفق علیہ)۔ یعنی جنازہ لے جانے میں جلدی کرو۔ اگر وہ نیک ہے تو بھلائی ہے جسے تم آگے بھیج رہے ہو اور اگر وہ اس کے کچھ اور ہے تو ایک بری چیز ہے جسے تم اپنی گردنوں سے اتار رہے ہو۔

(مشکوۃ شریف، باب المشی بالجنازۃ، صفحہ 144)

ردالمحتار میں ہے: "لان المیت یتأذی مما یتأذی به الحی" یعنی اس لیے کہ مردے کو اس سے ایذا ہوتی ہے جس سے زندہ کو ایذا ہوتی ہے۔

(ردالمحتار، جلد 1، صفحہ 229، ادارۃ الطباعۃ المصریہ)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

2 ربیع الثانی 1445ھ 18 اکتوبر 2023ء



زكاة

1161

انبیائے کرام علیھم السلام پر زکاۃ فرض نہیں

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ کیا انبیائے کرام علیھم السلام پر زکاۃ فرض تھی؟

USER ID: حسن رضا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

انبیائے کرام علیھم السلام پر زکاۃ فرض نہیں تھی کیونکہ زکاۃ اس شخص کے لیے پاکیزگی ہے جو گندگی سے پاک ہونا چاہتا ہو اور انبیائے کرام علیھم السلام اس سے بری ہیں کہ وہ پہلے ہی سے پاک ہستیاں ہیں۔ در مختار و فتاوی شامی میں ہے: لا تجب على الانبياء اجماعا لان الزكاة طهرة لمن عساه ان يتدنس والانبياء مبرؤون منه ترجمہ: انبیائے کرام علیھم السلام پر زکاۃ واجب نہیں کیونکہ زکاۃ اس کے لیے پاکیزگی ہے جو گندگی سے پاک ہونا چاہتا ہے اور انبیائے کرام علیھم السلام اس سے بری ہیں (یعنی وہ پہلے ہی پاک ہیں)۔

(ردالمحتار علی الدر المختار، جلد 3، صفحہ 202، دار المعرفہ، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

29 ربیع الاول 1445ھ 16 اکتوبر 2023ء



Al Raza Quran-o-Fiqh Academy

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy

www.arqfacademy.com

Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ

Phone No:+923471992267

1162 سید زادے کو زکاۃ دینے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ سید زادے کو زکاۃ دینا کیسا ہے؟

USER ID: ہمایوں صدیقی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں حکم شرع یہ ہے کہ سید زادے کو زکاۃ نہیں دے سکتے کیونکہ زکاۃ مال کی میل کچیل ہے اور اس لیے بنوہاشم پر زکاۃ حرام کر دی گئی البتہ نفلی صدقات سادات کو دینے میں حرج نہیں کہ یہ ان کے لیے تحفہ ہے۔ ہدایہ میں ہے: ”ولا تدفع إلى بني هاشم لقوله عليه الصلاة والسلام "يا بني هاشم إن الله تعالى حرم عليكم غسالة الناس وأوساخهم وعوضكم منها بخمس الخمس" بخلاف التطوع لأن المال ههنا كالماء يتدنس بإسقاط الفرض أما التطوع فبمنزلة التبرد بالماء“ ترجمہ: ”صدقاتِ واجبہ بنی ہاشم کو نہ دیئے جائیں کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اے بنو ہاشم بے شک اللہ تعالیٰ نے تم پر لوگوں کا دھوون، ان کے اوساخ (یعنی میل) حرام فرمائے ہیں اور تمہارے لئے اس کے بدلے غنیمت کا پانچواں حصہ مقرر فرمایا۔" بخلاف نفلی صدقات کے، کیونکہ مال زکوٰۃ کی صورت میں اس پانی کی مثل ہے جو فرض ساقط ہونے سے میلا ہوتا ہے، جبکہ نفلی صدقہ کا معاملہ پانی سے ٹھنڈک حاصل کرنے کے مقام میں ہے۔“ (الهداية في شرح بداية المبتدي، كتاب الزكاة، ج 01، ص 112، دار احياء التراث العربي، بيروت)

مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ مرآۃ المناجیح میں اس حوالے سے ارشاد فرماتے ہیں: ”خیال رہے کہ غنی اور سید کو صدقہ نفل لینا جائز ہے وہ صدقہ ان کے لیے ہدیہ بن جاتا ہے۔“

(مرآۃ المناجیح، کتاب الزکاۃ، ج 03، ص 47، ضیاء القرآن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

29 ربیع الاول 1445ھ/16 اکتوبر 2023ء



1163 ٹھیکے کی زمین میں عشر کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ ٹھیکے کی زمین پر عشر لازم ہوگا یا نہیں ؟اگر لازم ہے تو عشر کھیتی لگانے والے پر لازم ہوگا یا نہیں؟ یا زمین کے مالک پر لازم ہوگا؟

USER ID:مسعود احمد ماروی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

پوچھی گئی صورت میں حکم شرع یہ ہے کہ ٹھیکے کی زمین میں بھی کھیتی کرنے والے پر عشر لازم ہوگا کیونکہ عشر کھیتی کی وجہ سے ہوتا ہے چاہے زمین اپنی ہو یا ٹھیکے پر لی ہو لہذا ٹھیکے پر کھیتی کرنا عشر کو ساقط نہیں کرے گا مالک زمین عشر ادا نہیں کرے گا بلکہ کھیتی کرنے والا عشر ادا کرے گا۔ صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: ”زمین جو زراعت کے لیے نقدی پر دی جاتی ہے امام کے نزدیک اس کا عشر زمیندار پر ہے اور صاحبین کے نزدیک کاشتکار پر اور علامہ شامی نے یہ تحقیق فرمائی کہ حالت زمانہ کے اعتبار سے اب قول صاحبین پر عمل ہے۔“ (بہار شریعت، جلد1، صفحہ 921، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

15 ربیع الثانی 1445ھ 31 اکتوبر 2023ء



نکاح و طلاق

1164

بیوی سے ایک بار بھی ہمبستری نہ کرنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ میرے ایک دوست نے والدین کے کہنے پر شادی کی ماہانہ خرچ بھی دیتا ہے لیکن بیوی سے ایک بار بھی ہمبستری نہیں کی اس بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟

USER ID: احمد نواز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

بیوی سے ایک مرتبہ ہمبستری کرنا قضاء واجب ہے اور دیانۃً یہ حکم ہے کہ کبھی کبھی کرتا رہے تاکہ بیوی کی نگاہ غیر مردوں کی طرف نہ اٹھے لہذا جس نے نکاح کے بعد ایک بار بھی جماع نہ کیا ہو وہ سخت گنہگار اور عذاب نار کا حقدار ہے۔ صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: ایک مرتبہ جماع قضاء واجب ہے اور دیانۃً یہ حکم ہے کہ گاہے گاہے (کبھی کبھی) کرتا رہے اور اس کے لیے کوئی حد مقرر نہیں مگر اتنا تو ہو کہ عورت کی نظرا وروں کی طرف نہ اُٹھے اور اتنی کثرت بھی جائز نہیں کہ عورت کو ضرر پہنچے اور یہ اس کے جُثّہ (جسم) اور قوت کے اعتبار سے مختلف ہے۔ (بہار شریعت، جلد2، حصہ7، صفحہ97، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

11 ربیع الثانی 1445ھ 27 اکتوبر 2023ء



Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No:+923471992267

1165

ولیمہ کرنے کا شرعی حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ ولیمہ کرنا واجب ہے یا سنت مؤکدہ ہے یا غیر مؤکدہ؟

USER ID:فیصل اختر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں حکم شرع یہ ہے کہ ولیمہ کرنا سنت مستحبہ ہے یعنی کرلیا تو ثواب نہ کیا تو گناہ نہیں جبکہ اسے حق جانتے ہوں۔ ولیمہ کے سنت مستحبہ ہونے کے بارے میں سیدی اعلی حضرت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: ”ولیمہ بعد نکاح سنت ہے، اس میں صیغہ امر بھی وارد ہے، عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالی عنہ سے فرمایا: ”اولم ولو بشاۃ“ ولیمہ کر اگرچہ ایک ہی دنبہ یا اگرچہ ایک دنبہ۔ دونوں معنی محتمل ہیں اور اول اظہر، تارکان سنت ہیں، مگر یہ سنن مستحبہ سے ہے، تارک گناہ گار نہ ہوگا اگر اسے حق جانے۔“ (فتاوی رضویہ، جلد 11، صفحہ 278، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

11 ربیع الثانی 1445ھ 27 اکتوبر 2023ء



1166 طلاق کی قسم لینے اور اٹھانے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ طلاق کی قسم لینے اور اٹھانے کا کیا حکم ہے؟

USER ID: محمد طلحہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

طلاق کی قسم اٹھانا یا طلاق کی قسم لینا شرعاناپسندیدہ عمل ہے اور حدیث مبارکہ میں طلاق لینے کو منافق کا عمل قرار دیا گیا ہے۔ سیدی اعلی حضرت امام اہلسنت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ طلاق کی قسم اٹھانے کے متعلق لکھتے ہیں: شرعاناپسندیدہ ہے یہاں تک کہ حدیث پاک میں آیا: ما حلف بالطلاق مؤمن وما استحلف بہ الا منافق۔ رواہ ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ ترجمہ: مؤمن طلاق کی قسم نہیں کھاتا اور طلاق کی قسم نہیں لیتا مگر منافق۔ اس کو ابن عساکر نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔(ابن عساکر، جلد57، صفحہ 393) (فتاوی رضویہ، جلد13، صفحہ 198، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

2 ربیع الثانی 1445ھ 18 اکتوبر 2023ء



1167

ایلا کی تعریف

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ بیوی سے کبھی بھی ہمبستری نہ کرنے کا دل میں ارادہ کیا زبان سے کچھ نہیں بولا تو کیا یہ ایلا کہلائے گا یا نہیں؟

USER ID: محمد طلحہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں ایلا نہیں ہوگا کیونکہ ایلا کا معنی ہے کہ شوہر نے چار ماہ تک یا ہمیشہ یا مطلق طور پر عورت سے قربت نہ کرنے کی قسم کھائی ہو صرف دل کا ارادہ کرلینا کافی نہیں جب تک کہ زبان سے تلفظ نہ کرے۔ صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: ایلا کے معنی یہ ہیں کہ شوہر نے یہ قسم کھائی کہ عورت سے قربت (ہمبستری) نہ کریگا یا چار مہینے قربت نہ کریگا۔ (بہار شریعت، جلد2، حصہ 8، صفحہ 182، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

2 ربیع الثانی 1445ھ 18 اکتوبر 2023ء



1168 سوتے ہوئے طلاق دی تو طلاق کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ کچھ لوگوں کو نیند میں باتیں کرنے کی بیماری ہوتی ہے اگر کوئی ایسا شخص سوتے ہوئے بیوی کو طلاق دے دے تو کیا طلاق ہو جائے گی؟

USER ID: عبد الکریم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

پوچھی گئی صورت میں حکم شرع یہ ہے کہ سوتے ہوئے طلاق دی تو طلاق واقع نہیں ہوگی کیونکہ سوئے ہوئے بندہ مکلف نہیں ہوتا اس سے اس وقت قلم اٹھالیا جاتا ہے اس حالت میں اس کے اعمال پر حکم نہیں لگتا۔

جامع ترمذی میں ہے: عن علی رضی اللہ عنہ أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: رفع القلم عن ثلاثة: عن النائم حتی یستیقظ گ الخ ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین طرح کے لوگ مرفوع القلم ہیں (یعنی قابل مواخذہ نہیں ہیں) سونے والا جب تک نیند سے بیدار نہ ہو جائے۔۔۔الخ

(سنن الترمذي/ باب ماجاء فیمن لایجب علیہ الحد ۲،۳۷۹)

فتاویٰ تاتارخانیہ میں ہے: وطلاق النائم غیر واقع ترجمہ: اور سوتے وقت طلاق دیا تو واقع نہ ہوگی۔

(فتاویٰ تاتارخانیہ، جلد 3، صفحہ 187)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: سوتے میں طلاق دے دی تو واقع نہ ہوگی۔

(بہار شریعت، جلد 2، حصہ 8، صفحہ 115، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

4 ربیع الثانی 1445ھ 20 اکتوبر 2023ء



الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ
AL RAZA QURAN-O-FIQH ACADEMY
قرآن و فقہ کی تعلیم کا مرکز
آن لائن
الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

1169

بیوی کا دودھ نگل لیا تو نکاح کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ ہمبستری کے دوران بیوی کے پستان منہ میں ڈالے جس کی وجہ سے دودھ منہ میں چلا گیا اور بندہ اسے نگل گیا تو نکاح کا کیا حکم ہے؟

USER ID: سمراز رؤف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں حکم شرع یہ ہے کہ دودھ منہ میں چلا گیا تو اس پر لازم ہے کہ اس کو نہ پئے، اگر پی لیا تو گناہگار ہوگا کیونکہ اس کا پینا حرام ہے البتہ اس سے نکاح پر اثر نہیں پڑے گا۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ سے بوقت صحبت بیوی کے رخسار اور پستان کا بوسہ لینے، پستان کو منہ میں لینے، دبانے کے بارے میں سوال کیا گیا تو جوابا آپ علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: "یجوز للرجل التمتع بعرسہ کیف ماشاء من رأسھا الی قدمھا الا مانھی اللہ تعالیٰ عنہ، وکل ما ذکر فی السؤال لانھی عنہ، اما التقبیل فمسنون مستحب یؤجر علیہ ان کان بنیۃ صالحۃ واما مص ثدیھا فکذٰلک ان لم تکن ذات لبن، وان کانت واحترس من دخول اللبن حلقہ فلا باس بہ، وان شرب شیئا منہ قصداً فھو حرام وان کانت غزیرۃ اللبن وخشی ان لومص ثدیھا یدخل اللبن فی حلقہ فالمص مکروہ قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ومن رتع حول الحمٰی اوشک ان یقع فیہ" ترجمہ: مرد کے لئے جائز ہے کہ اپنی بیوی کے سر سے لے کر پاؤں تک جیسے چاہے لطف اندوز ہو سوائے اس کے جس سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے، اور سوال میں مذکور امور میں سے کسی سے منع نہیں کیا گیا۔ بوسہ تو مسنون و مستحب ہے اور اگر بنیت صالحہ ہو تو باعث اجر و ثواب ہے۔ رہا پستان کو منہ میں دبانا، تو اس کا حکم بھی ایسا ہی ہے جبکہ بیوی دودھ والی نہ ہو اور اگر وہ دودھ والی ہے اور مرد اس بات کا لحاظ رکھے کہ دودھ کا کوئی قطرہ اس کے حلق میں داخل نہ ہونے پائے تو بھی حرج نہیں، اور اگر اس دودھ میں سے جان بوجھ کر کچھ پیا تو یہ پینا حرام ہے۔ اور اگر وہ زیادہ دودھ والی ہے اور اسے ڈر ہے کہ پستان منہ میں لے گا تو دودھ حلق میں داخل ہوگا تو اس صورت میں پستان کو منہ میں لینا مکروہ ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو (ممنوعہ) چراگاہ کے ارد گرد (جانور) چرائے تو قریب ہے کہ وہ (جانور) چراگاہ میں جا پڑے۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد 12، صفحہ 267، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

10 ربیع الثانی 1445ھ 26 اکتوبر 2023ء



Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No:+923471992267

طلاق کو کسی کام پر معلق کرنے کا حکم

1170

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ میں نے فلاں کام کیاتو میری بیوی کو طلاق ہے پھر اس سے وہ کام ہو جائے تو کیا بیوی کو طلاق ہو جائے گی؟

USER ID:عزیز اللہ مروت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

پوچھی گئی صورت میں حکم شرع یہ ہے کہ طلاق واقع ہو جائے گی کیونکہ طلاق کو کسی شرط پر معلق کرنا شریعت مطہرہ کی اصطلاح میں تعلیق طلاق کہلاتاہے اور تعلیقِ طلاق کا حکم یہ ہے کہ جس کام پر طلاق کو معلق کیا جائے وہ کام ہوتے ہی طلاق واقع ہو جائے گی، پوچھی گئی صورت میں رجوع کے لیے عدت کے اندر اندر رجوع کر لیا(یعنی زبان سے کہہ دیا کہ میں نے تمہیں نکاح میں واپس لیا) تو رجوع ہو جائے گا دوبارہ نکاح کرنا لازمی نہیں۔ کسی شرط پر معلق طلاق شرط پائے جانے کے بعد واقع ہو جاتی ہے۔ چنانچہ ہدایہ شریف میں ہے: ”اذا اضافه الی شرط وقع عقیب الشرط مثل ان یقول لامراته ان دخلت الدار فانت طالق“ جب طلاق کو کسی شرط کی طرف مضاف کیا، تو شرط پائے جانے کے بعد طلاق واقع ہو جائے گی، جیسے مرد اپنی عورت سے کہے کہ اگر تو گھر میں داخل ہوئی، تو تجھے طلاق۔ (ھدایہ مع نصب الرایہ، ج3، ص324، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

عالمگیری میں ہے: ”واذا طلق الرجل امراته تطليقة رجعية او تطليقتين فله ان يراجعها فی عدتها رضیت بذلك او لم ترض“ جب مرد اپنی بیوی کو ایک یا دو طلاق رجعی دے دے، تو اسے اختیار ہے کہ اس کی عدت میں رجوع کر لے، عورت اس پر راضی ہو یا نہ ہو۔

(عالمگیری، ج1، ص470، مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ، کوئٹہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

15 ربیع الثانی 1445ھ 31 اکتوبر 2023ء



الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلی آلک واصحابک یا حبیب اللہ

AL RAZA QURAN-O-FIQH ACADEMY

قرآن وفقہ کی تعلیم کا مرکز

آن لائن الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

1171

طلاق رجعی کے رجوع میں گواہوں کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ طلاق رجعی کے بعد کیا رجوع کے وقت گواہوں کا ہونا ضروری ہے؟

USER ID:جوہر علی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

پوچھی گئی صورت میں حکم شرع یہ ہے کہ رجوع کے وقت گواہوں کا ہونا ضروری نہیں ہے بغیر گواہوں کے بھی رجوع ہو جائے گا البتہ طلاق رجعی کے بعد رجوع کرنے کا سنت طریقہ یہ ہے کہ دو گواہوں کے سامنے زبان کے ساتھ رجوع کرے اور بیوی کو اس کی خبر بھی دے دے اگر اس طریقے پر رجوع نہ کیا تب بھی رجوع ہو جائے گا لیکن یہ طریقہ خلاف سنت و مکروہ ہے۔ رجوع کے طریقے کی تفصیل بیان کرتے ہوئے فتاویٰ عالمگیری میں فرماتے ہیں: "وهي على ضربين، سني و بدعي۔ (فالسني) ان يراجعها بالقول و يشهد على رجعتها شاهدين و يعلمها بذلك .فاذا راجعها بالقول نحو ان يقول لها راجعتك او راجعت امراتي و لم يشهد على ذلك او اشهد و لم يعلمها بذلك فهو بدعي مخالف للسنة و الرجعة صحيحة، و ان راجعها بالفعل مثل ان يطاها او يقبلها بشهوة او ينظر الى فرجها بشهوة فانه يصير مراجعا عندنا الا انه يكره له ذلك و يستحب ان يراجعها بعد ذلك بالاشهاد، كذا في الجوهرة النيرة" رجعت کی دو قسمیں ہیں، سنت اور بدعت۔ سنت یہ ہے کہ کسی لفظ سے رجوع کرے اور اپنے رجوع کرنے پر دو شخصوں کو گواہ بنائے اور عورت کو بھی اس کی خبر کر دے۔ تو جب اس نے قول سے رجوع کیا، مثلاً: اس سے کہا: میں نے تم سے رجوع کیا یا میں نے اپنی عورت سے رجوع کیا، مگر اس پر گواہ نہ بنائے یا گواہ بنائے، مگر عورت کو اس کی خبر نہ دی، تو یہ بدعت و خلافِ سنت ہے، مگر رجوع صحیح ہے، اور اگر فعل سے رجوع کیا، مثلاً: اُس سے وطی کی یا شہوت کے ساتھ بوسہ لیا یا اس کی شرمگاہ کی طرف شہوت سے نظر کی، تو ہمارے نزدیک وہ رجوع کرنے والا ہو جائے گا، لیکن اس کے لیے ایسا کرنا، مکروہ ہے۔ مستحب یہ ہے کہ اس کے بعد گواہ بنا کر دوبارہ رجوع کرے۔ اسی طرح جوہرہ نیرہ میں ہے۔

(فتاویٰ عالمگیری، ج1، ص468، مطبوعہ کوئٹہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

15 ربیع الثانی 1445ھ 31 اکتوبر 2023ء



Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No:+923471992267

1172

جس عورت کو حیض نہ آتا ہو اس کی عدت

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ جس عورت کو ماہواری نہ آتی ہو تو طلاق ہونے کی صورت میں کیا اس پر بھی عدت لازم ہو گی یا نہیں؟

USER ID: سمراز رؤف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں حکم شرع یہ ہے کہ جس عورت کو کسی بھی وجہ سے حیض نہ آتا ہو اس پر بھی طلاق کے بعد عدت گزارنا لازم ہے البتہ اس کی عدت تین حیض کے بجائے تین ماہ ہو گی جبکہ اس دوران شروع سے ہی حیض نہ آئے تین ماہ اسلامی مہینوں کے مطابق گزرنے پر ایسی عورت عدت سے باہر ہو جائے گی۔ صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: ان صورتوں میں اگر عورت کو حیض نہیں آتا ہے کہ ابھی ایسے سن کو نہیں پہنچی یا سن ایاس کو پہنچ چکی ہے یا عمر کے حسابوں بالغہ ہو چکی ہے مگر ابھی حیض نہیں آیا ہے تو عدت تین مہینے ہے اور باندی ہے تو ڈیڑھ ماہ۔ (بہار شریعت، جلد2، حصہ8، صفحہ236، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

10 ربیع الثانی 1445ھ 26 اکتوبر 2023ء



سیرت

1173

بعد وصال پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غسل

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ کیا پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو بوقت وصال غسل دیا گیا تھا؟

USER ID: ہمایوں مغل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

حضور اکرم، شاہ آدم و بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم کو بعد وصال غسل دیا گیا تھا البتہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ خصوصیت تھی کہ بغیر کپڑے اتارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دیا گیا تاکہ جسم مبارک برہنہ نہ ہو۔ سنن ابن ماجہ میں ہے: لما اخذوا فی غسل النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ناداھم مناد من الداخل، لا تنزعوا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قمیصہ ترجمہ: جب لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دینا شروع کیا تو کسی آواز لگانے والے نے اندر سے آواز لگائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کرتہ نہ اتارو۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب: مَا جَاءَ فِي غُسْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، الحدیث 1466)

اس طرح کی حدیث پاک کے تحت حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: اس طرح غسل دینا حضور انور کی خصوصیات سے ہے، دوسروں کو غسل دیتے وقت کرتہ وغیرہ اتارا جاوے گا مگر خیال رہے کہ حضور انور کو کفن اس قمیض کے ساتھ نہیں دیا بلکہ بعد غسل قمیض اتاری اس طرح کہ جسم شریف کو برہنہ نہیں کیا۔ جن لوگوں نے کہا کہ مع قمیض کفن دیا گیا انہوں نے غلطی کی۔ (مرقات واشعہ)

(مرآۃ المناجیح، جلد 8، صفحہ 194، ایپ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

11 ربیع الثانی 1445ھ 27 اکتوبر 2023ء



1174

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیدہ عائشہ کو حمیراء کہتے تھے

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو پیار سے کس نام سے پکارا کرتے تھے؟

USER ID:محمد قاسم حمید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو پیار سے حمیراء کہہ کر بھی پکارتے تھے جس کا معنی ہے سفید فام عورت، سنن ابن ماجہ کی حدیث مبارکہ ہے: قَالَ يَا حُمَيْرَاءُ مَنْ أَعْطَى نَارًا فَكَأَنَّمَا تَصَدَّقَ بِجَمِيعِ مَا أَنْضَجَتْ تِلْكَ النَّارُ ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے حمیراء! رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا، جس نے کسی کو آگ دی اس نے گویا اس آگ سے پکا ہوا سارا کھانا خیرات کیا۔

(ابن ماجہ، کتاب الرہون، باب المسلمون شرکاء فی ثلاث، ۳ / ۱۷۷، الحدیث: ۲۴۷۴)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

11 ربیع الثانی 1445ھ 27 اکتوبر 2023ء



1175

سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی آزادی

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ حضرت سلمان فارسی کی آزادی والا واقعہ کیسے ہے؟

USER ID:فیضان اسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو حضرتِ سیّدنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے تابعی اور رحمتِ عالم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے صحابی ہونے کا اعزاز حاصل ہے آپ رضی اللہ عنہ تقریباً دس بار بیچے گئے آخر کار تین سو کھجور کے درختوں اور چالیس اوقیہ چاندی کے بدلے آپ کو آزاد کیا گیا۔ تاریخ ابن عساکر میں ہے: حضرت سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ غلامی کی زنجیروں میں جکڑے ہونے کی وجہ سے غزوۂ بدر واُحد میں حصہ نہ لے سکے پھر تین سو کھجور کے درخت اور چالیس اوقیہ چاندی کے بدلے آزادی کا تاج سر پر سجایا اور ایک سرفروش مجاہد کی طرح بعد میں آنے والے تمام غزوات میں حصہ لیا۔

(تاریخ ابنِ عساکر، ج21، ص388، 389 ملخصاً)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ
6 ربیع الثانی 1445ھ 22 اکتوبر 2023ء



Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No:+923471992267

1176

سیدنا یوسف علیہ السلام کو دریائے نیل میں دفن کرنے کی وجہ

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو دریائے نیل میں دفن کرنے کی کیا وجہ تھی؟

USER ID: فقیر محمد جمیل نقشبندی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو دریائے نیل میں اس لیے دفن کیا گیا تاکہ تمام مصر کے لوگ آپ علیہ الصلاۃ والسلام کی قبر سے گزرے ہوئے پانی سے فیض یاب ہو سکیں۔ مدارک و خازن میں ہے: حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنے والد ماجد کے بعد 23 سال زندہ رہے، اس کے بعد آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی وفات ہوئی، آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے مقامِ دفن کے بارے میں اہلِ مصر کے اندر سخت اختلاف واقع ہوا، ہر محلہ والے حصولِ برکت کے لئے اپنے ہی محلہ میں دفن کرنے پر مصر تھے، آخر یہ رائے طے پائی کہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو دریائے نیل میں دفن کیا جائے تاکہ پانی آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قبر سے چھوتا ہوا گزرے اور اس کی برکت سے تمام اہلِ مصر فیض یاب ہوں چنانچہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو سنگِ رِخام یا سنگِ مرمر کے صندوق میں دریائے نیل کے اندر دفن کیا گیا اور آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام وہیں رہے یہاں تک کہ 400 برس کے بعد حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا تابوت شریف نکالا اور آپ کو آپ کے آبائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے پاس ملکِ شام میں دفن کیا۔

(مدارک، یوسف، تحت الآیۃ: ۱۰۱، ص۵۴۶، خازن، یوسف، تحت الآیۃ: ۱۰۱، ۳ / ۴۷، ملتقطاً)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

3 ربیع الثانی 1445ھ 19 اکتوبر 2023ء



Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No:+923471992267

جائز و ناجائز

1177

خطبہ سنتے ہوئے درود پاک پڑھنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ دوران خطبہ جمعۃ المبارک حضور ﷺ کا نام اقدس سن کر درود شریف پڑھنا کیسا ہے؟

USER ID: بلال مسعود

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں حکم شرع یہ ہے کہ خطبہ سنتے ہوئے زبان سے درود پاک پڑھنے کی شرعا اجازت نہیں کیونکہ خطبے کو غور سے سننا فرض ہے ہاں دل میں درود پاک پڑھ سکتے ہیں۔در مختار میں ہے" (وكل ما حرم في الصلاة حرم فيها) أي في الخطبة۔۔۔فيحرم أكل وشرب وكلام ولو تسبيحا أو رد سلام أو أمرا بمعروف بل يجب عليه أن يستمع ويسكت"ترجمہ:جو کام بھی حالتِ نماز میں حرام ہے وہ حالتِ خطبہ میں بھی حرام ہے،پس خطبے کے دوران کھانا، پینا، کلام کرنا اگرچہ تسبیح ہی ہو، سلام کا جواب دینا اور نیکی کا حکم دینا حرام ہے، بلکہ واجب ہے کہ خطبہ سنے اور خاموش رہے۔

(الدر المختار، کتاب الصلاۃ، باب الجمعۃ، ج2، ص159، دار الفکر، بیروت)

رد المحتار میں ہے" أما بعده فالكلام مكروه تحريما بأقسامه كما في البدائع۔۔۔ وكذلك إذا ذكر النبي -صلى الله عليه وسلم- لا يجوز أن يصلوا عليه بالجهر بل بالقلب وعليه الفتوى رملي"ترجمہ:خطبہ شروع ہونے کے بعد ہر قسم کا کلام مکروہ تحریمی ہے جیسا کہ بدائع میں ہے،اسی طرح جب نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کا ذکر ہو تو آواز کے ساتھ ان پر درود پڑھنا جائز نہیں، ہاں دل میں پڑھ سکتا ہے،اسی پر فتوی ہے(رملی)۔

(رد المحتار علی الدر المختار، کتاب الصلاۃ، باب الجمعۃ، ج2، ص158، دار الفکر، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

29ربیع الاول1445ھ16اکتوبر2023ء



Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No:+923471992267

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلیٰ اٰلک واصحابک یاحبیب اللہ
AL RAZA QURAN-O-FIQH ACADEMY
قرآن و فقہ کی تعلیم کا مرکز
آن لائن الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

1178

سنگر کی کمائی کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ سنگر کی کمائی حلال ہے یا حرام ہے؟

USER ID: احتشام ملک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

پوچھی گئی صورت میں حکم شرع یہ ہے کہ سنگر بننا ہی ناجائز و حرام ہے اور حرام کام کی کمائی بھی حرام ہوتی ہے لہذا سنگر جو گانے گا کر کمائی کرتا ہے حلال نہیں۔ سنن ابی داؤد و شعب الایمان میں ہے: ''الغناء ینبت النفاق فی القلب، کما ینبت الماء الزرع'' ترجمہ: گانا دل میں اس طرح نفاق پیدا کرتا ہے، جیسے پانی کھیتی کو اُگاتا ہے۔ (شعب الایمان، جلد 7، صفحہ 108، مطبوعہ ریاض)

حرام کام پر اجرت لینے کے حوالے سے صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: ''ان صورتوں میں اجرت لینا بھی حرام ہے، اگر لے لی ہو تو واپس کرے اور معلوم نہ رہا کہ کس سے اجرت لی تھی، تو اسے صدقہ کردے کہ خبیث مال کا یہی حکم ہے۔''

(بہارِ شریعت، اجارہ فاسدہ کا بیان، جلد3، صفحہ 144، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

29 ربیع الاول 1445ھ 16 اکتوبر 2023ء



Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No:+923471992267

1179

اولاد کے لیے بددعا کرنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ اولاد کے لیے بددعا کرنا کیسا ہے؟

USER ID: احتشام ملک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اولاد کے لیے بددعا نہیں کرنی چاہیے کیونکہ اولاد کے لیے بددعا کرنے سے حدیث پاک میں منع کیا گیا ہے اور اولاد کے لیے بددعا کرنا رزق میں تنگی کا سبب بھی ہے۔ صحیح مسلم میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لا تدعوا علی أنفسکم، ولا تدعوا علی أولادکم، ولا تدعوا علی أموالکم، لا توافقوا من اللہ ساعۃ یسأل فیھا عطاء، فیستجیب لکم

ترجمہ: اپنے آپ کو بددعا نہ دو، اپنی اولاد کو بددعا نہ دو، اور اپنے مالوں کو بددعا نہ دو، ایسا نہ ہو کہ وہ اللہ کی طرف سے عطا و قبولیت کی گھڑی ہو اور اللہ تعالیٰ اسے تمہارے لیے قبول کر لے۔ (صحیح مسلم: رقم الحدیث: 3009)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

29 ربیع الاول 1445ھ 16 اکتوبر 2023ء



1180 قرض کی واپسی کسی اور کرنسی سے کرنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ کسی کو ریال قرض دیئے تھے قرض کی مدت پوری ہونے کے بعد پاکستانی روپوں کے ساتھ قرض کی ادائیگی کرنی ہو تو ریال کی موجودہ قیمت کا اعتبار ہو گا یا جس وقت لیے تھے اس وقت کی قیمت کا اعتبار ہو گا؟

USER ID: خان ابدالی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

پوچھی گئی صورت میں حکم شرع یہ ہے کہ قرض ادا کرتے وقت جو ریال کی قیمت ہو گی اسی حساب سے قرض ادا کیا جائے گا قرض لیتے ہوئے جو ریال کی قیمت تھی اس کا اعتبار نہیں کیونکہ قرض کی ادائیگی میں اصل یہ ہے کہ اسے اس کی مثل سے ادا کیا جائے۔ المبسوط للسرخسی میں ہے: الأصل بأن الديون تقضى بأمثالها ترجمہ: اصل یہ ہے کہ قرضوں کو ان کی مثل کے ساتھ ادا کیا جاتا ہے۔

(کتاب الزکاۃ، باب العشر، ج2، ص210، ط: مطبعۃ السعادۃ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

29 ربیع الاول 1445ھ 16 اکتوبر 2023ء



1181

درود میں، وآلہ، نہ پڑھنے سے درود کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ ایک علامہ صاحب فرما رہے تھے کہ درود میں اگر وآلہ نہ پڑھا جائے تو ایسا درود، درود ہی نہیں کیا یہ درست ہے؟

USER ID:سجاد سجاد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں حکم شرع یہ ہے کہ مطلقا حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا بھی درود کے لیے کافی ہے درود ہو جائے گا اور اس کا ثواب بھی ملے گا کیونکہ اللہ جل شانہ نے قرآن پاک میں فقط آقا صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے وہاں آل پر درود پڑھنے کو لازم نہیں کیا ایسے ہی حدیث میں فقط صلی اللہ علی محمد پڑھنے کو مکمل درود میں شامل کیا گیا ہے اور اس کی فضیلت بھی بیان کی گئی ہے البتہ درود پاک میں آل واصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ذکر کرنا مشروع ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ بغیر آل پر درود بھیجے درود پاک قبول نہیں ہوتا لہذا بہتر ہے کہ آل واصحاب کا ذکر بھی درود پاک میں کیا جائے لیکن یہ کہنا کہ آل کے ذکر کے بغیر درود، درود ہی نہیں درست نہیں ہے۔ القول البدیع میں ہے: من قال صلى الله على محمد فقد فتح على نفسه سبعين بابا من الرحمة ترجمہ: جس نے صلی اللہ علی محمد پڑھا اس نے اپنے اوپر رحمت کے ستر دروازے کھول لیے۔ (القول البدیع، صفحہ 277)

تفسیر مدارک میں آل پر درود بھیجنے کے متعلق ہے: درود شریف میں آل واصحاب رضی اللہ عنہم کا ذکر شروع سے چلتا آرہا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ آل کے ذکر کے بغیر درود مقبول نہیں یعنی درود شریف میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت کو بھی شامل کیا جائے۔ (تفسیر مدارک سورہ الاحزاب، ۵۶، ص ۹۵۰)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

6 ربیع الثانی 1445ھ 22 اکتوبر 2023ء



1182

مزاروں پر دھاگہ باندھنے کی منت

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ کچھ لوگ درباروں پے دھاگہ باندھنے کی منت مانتے ہیں اور دھاگہ باندھ کر آتے ہیں شرعا اس کا کیا حکم ہے؟

USER ID:سجاد سجاد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں حکم شرع یہ ہے کہ ایسی منت شرعی منت نہیں کیونکہ شرعی منت ایسے کام کی منت ہوتی ہے جس کی قبیل سے کوئی فرض یا واجب ہو لہذا مزاروں پر دھاگہ باندھنے کی منت فضول و لغو عمل ہے ایسی منتوں کے بجائے نماز، روزہ، خیرات، دُرود شریف، کلمہ شریف، قرآن مجید پڑھنے، فقیروں کو کھانا دینے، کپڑا پہنانے وغیرہ کی منّت ماننی چاہیے۔ حاشیۃ الطحطاوی میں ہے: فما کان من جنسه عبادة أوجبها الله تعالى صح نذره والا لا ترجمہ: تو جس کی جنس سے کوئی ایسی عبادت کو جسے اللہ نے لازم کیا ہے تو اسکی نذر درست ہوگی وگرنہ نہیں۔

(حاشیۃ الطحطاوي علی مراقي الفلاح شرح نور الایضاح، کتاب الصوم، باب مایلزم الوفاء بہ، صفحہ 693، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: ایسی واہیات (لغو وناجائز) منتوں سے بچیں اور مانی ہو تو پوری نہ کریں اور شریعت کے معاملہ میں اپنے لغو خیالات (فضول خیالات) کو دخل نہ دیں نہ یہ کہ ہمارے بڑے بوڑھے یوہیں کرتے چلے آئے ہیں اور یہ کہ پوری نہ کرینگے تو بچہ مر جائیگا بچہ مرنے والا ہوگا تو یہ ناجائز منتیں بچا نہ لیں گی۔ منّت ماننا کرو تو نیک کام نماز، روزہ، خیرات، دُرود شریف، کلمہ شریف، قرآن مجید پڑھنے، فقیروں کو کھانا دینے، کپڑا پہنانے وغیرہ کی منّت مانو۔

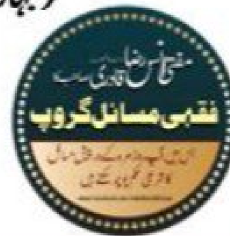
(بہار شریعت، جلد2، حصہ9، صفحہ321، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

6 ربیع الثانی 1445ھ 22 اکتوبر 2023ء



Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No:+923471992267

1183

مرد کے لیے ریشم پہننے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ مرد کے لیے ریشم کا لباس پہننا کیسا ہے؟

USER ID: جاوید احمد چشتی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

پوچھی گئی صورت میں حکم شرع یہ ہے کہ مرد کے لیے بلا عذر شرعی ریشم پہننا ناجائز و حرام ہے۔ سنن ابوداؤد میں ہے: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْحَرِيرِ، وَالدِّيبَاجِ، وَعَنِ الشُّرْبِ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَقَالَ: هِيَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا، وَلَكُمْ فِي الْآخِرَةِ ترجمہ: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سونے چاندی کے برتنوں میں پانی نہ پیو اور نہ ہی ریشم اور دیباج کے کپڑے پہنو کیونکہ یہ چیزیں دنیا میں کفار کے لئے ہیں اور تمہارے لئے آخرت میں ہیں۔

(سنن ابی داؤد، حدیث 3723)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: ریشم کے کپڑے مرد کے لئے حرام ہیں، بدن اور کپڑوں کے درمیان کوئی دوسرا کپڑا حائل ہو یا نہ ہو، دونوں صورتوں میں حرام ہیں اور جنگ کے موقع پر بھی نِرے (یعنی صرف) ریشم کے کپڑے حرام ہیں، ہاں اگر تانا (تانا یعنی سُوت کا تاگا جو کپڑا بُننے میں لمبائی کی طرف ہو) سوت ہو اور بانا (تانا کی ضد (یعنی اُلٹ) ہے) ریشم تو لڑائی کے موقع پر پہننا جائز ہے اور اگر تانا ریشم ہو اور بانا سوت ہو تو ہر شخص کے لئے ہر موقع پر جائز ہے۔

(بہارِ شریعت، جلد 3، صفحہ 410، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

6 ربیع الثانی 1445ھ 22 اکتوبر 2023ء



1184

عورت کا خوشبو استعمال کرنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ عورت خوشبو لگا سکتی ہے یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

USER ID: محمد طلحہ

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں حکم شرع یہ ہے کہ عورت کے لیے خوشبو لگانا جائز ہے البتہ ہلکی مہک والی خوشبو لگائے تاکہ اس کی مہک غیر محرم مرد تک نہ جائے، غیر محرم کے پاس اس کی خوشبو جائے تو یہ منع ہے البتہ شوہر کے لیے کوئی بھی خوشبو استعمال کر سکتی ہے۔ حدیث پاک میں ہے: ''طیب الرجال ما ظھر ریحہ وخفی لونہ وطیب النساء ما ظھر لونہ وخفی ریحہ'' یعنی مردوں کی خوشبو وہ ہے کہ جس کی مہک ظاہر ہو اور رنگ نہ ہو اور عورتوں کی خوشبو وہ ہے کہ جس کا رنگ ظاہر ہو اور مہک پوشیدہ ہو ۔

(جامع الترمذی، جلد2، صفحہ107، مطبوعہ: کراچی)

مرقاۃ المفاتیح میں ''وطیب النساء'' کے تحت فرمایا: ''علی ما اذا ارادت ان تخرج فاما اذا کانت عند زوجھا فلتتطیب بما شاءت'' یعنی عورت کی خوشبو میں مہک نہ ہونے کا حکم اس صورت میں ہے جب وہ گھر سے باہر جائے، لیکن جب اپنے شوہر کے پاس ہو تو جیسی مرضی خوشبو لگا سکتی ہے ۔

(مرقاۃ المفاتیح جلد8 صفحہ299 مطبوعہ: ملتان)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

2 ربیع الثانی 1445ھ 18 اکتوبر 2023ء



1185 نفلی روزہ توڑ دیا تو اس کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ میرے والد صاحب نے رجب کا نفلی روزہ رکھا تھا اور دوائی لینا یاد نہیں رہا بعد میں بہت سخت سر درد شروع ہوگیا جس کی وجہ سے روزہ توڑنا پڑا تو اس کا کیا کفارہ ہوگا؟

USER ID: محمد طلحہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں حکم شرع یہ ہے کہ اس روزے کی صرف قضا رکھنا آپکے والد صاحب پے لازم ہے اس کا کوئی کفارہ لازم نہیں کیونکہ نفل روزے کا مکمل کرنا واجب ہے بلا عذر شرعی توڑنا جائز نہیں اور توڑنے کی صورت چاہے جان بوجھ کر ہو یا عذر کے سبب روزہ توڑا تو اس کی قضا لازم ہے۔بدائع صنائع میں ہے: "اذا شرع فی التطوع یلزمه المضی فیه واذا افسده یلزمه القضاء ۔۔۔ان المؤدی عبادة، وابطال العبادة حرام، لقوله تعالیٰ ولا تبطلوا اعمالكم فیجب صیانتها عن الابطال، وذلك بلزوم المضی فیها، واذا افسدها فقد افسد عبادة واجبة الاداء، فیلزمه القضاء جبرا للفائت یعنی: جب کوئی نفلی عبادت شروع کردے تو اسکو پورا کرنا واجب ہے اگر فاسد کرے گا تو اس پر قضاء لازم ہے۔۔۔ادا کی جانے والی عبادت ہے اور اسکو اور اسکو باطل کرنا حرام ہے اللہ کے اس فرمان کیوجہ سے کہ اعمال کو باطل نہ کرو تو انکو باطل کرنے سے بچانا واجب ہے اور یہ انکو پورا کرنے سے ہوگا تو جب کوئی انھیں توڑدے تو اس نے ایک ایسی عبادت کو توڑا جو اس پر واجب تھی تو اس پر اسکی غایت کا نقصان پورا کرنے کیلئے قضاء لازم ہے۔

(بدائع الصنائع، جلد2، صفحہ279)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

2 ربیع الثانی 1445ھ 18 اکتوبر 2023ء



1186

نابالغ بچے سے چیز لے کر کھانے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ کیا نابالغ بچے (چھوٹے بھائی وغیرہ) سے چیز لے کر کھا سکتے ہیں؟

USER ID:کامل خان

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

پوچھی گئی صورت میں حکم شرع یہ ہے کہ نابالغ بچے سے چیز لے کر کھانا جائز نہیں ہے حتی کہ والدین کے لیے بھی بلا حاجت شرعی چیز لے کر کھانا جائز نہیں۔ الاشباہ والنظائر میں ہے:"اذا أهدى للصبى شئ وعلم انه له فليس للوالدين الاكل منه لغير حاجة"
ترجمہ: اگر بچے کو کوئی چیز ہدیہ کی گئی اور معلوم ہے کہ وہ اسی کے لیے ہے، تو والدین اس میں سے بلا حاجت نہیں کھا سکتے۔

(الاشباہ والنظائر، احکام الصبیان، صفحہ 26، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــــــہ
انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ
15 ربیع الثانی 1445ھ 31 اکتوبر 2023ء



Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No:+923471992267

1187

داڑھی منڈے فاسق سے نعت خوانی کروانا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ فاسق و فاجر و داڑھی منڈے شخص کو محافل میں اسٹیج پر تعظیم و تکریم کے ساتھ بلا کر نعت خوانی کروانا کیسا ہے؟

USER ID: رضوان رضوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں حکم شرع یہ ہے کہ اس طرح فاسق و فاجر شخص کو اسٹیج پر بلا کر نعت خوانی کروانا جائز نہیں کیونکہ فاسق کی تعظیم کرنا جائز نہیں بلکہ بوجہ فسق وہ اہانت کا مستحق ہے لہذا فاسق سے نعت خوانی کروانے کے بجائے عاشق رسول، پابند شریعت، مسلمان سے نعت خوانی کروائی جائے۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: إذا مدح الفاسق غضب الرب تعالی واهتز له العرش ترجمہ: جب فاسق کی مدح سرائی کی جاتی ہے تو رب تعالی ناراض ہوتا ہے اور اس کی وجہ سے اس کا عرش لرز جاتا ہے۔ **(مشکاۃ المصابیح، کتاب الاداب، حدیث 4859)**

امام اہلسنت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمہ سے سوال ہوا کہ مخالفِ شرع مثلاً داڑھی کترواتا یا منڈواتا ہو، تارکِ صلوۃ ہو اس سے میلاد (نعت) پڑھوانا کیسا ہے؟ آپ جواباً تحریر فرماتے ہیں: افعال مذکورہ سخت کبائر ہیں اور ان کا مرتکب اشد فاسق و فاجر مستحق عذاب یزداں و غضب رحمن اور دنیا میں مستوجب ہزاراں ذلت وہوان خوش آوازی خواہ کسی علت نفسانی کے باعث اسے منبر و مسند پر کہ حقیقۃً مسند حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ہے تعظیماً بٹھانا اس سے مجلس مبارک پڑھوانا حرام ہے، تبیین الحقائق و فتح اللہ المعین و طحطاوی علی مراقی الفلاح وغیرہا میں ہے: فی تقدیم الفاسق تعظیمہ وقد وجب علیھم اھانتہ شرعا فاسق کو آگے کرنے میں اس کی تعظیم ہے حالانکہ بوجہ فسق لوگوں پر شرعاً اس کی توہین کرنا واجب اور ضروری ہے۔

(الفتاوی الرضویہ، جلد 23، صفحہ 734، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

11 ربیع الثانی 1445ھ 27 اکتوبر 2023ء



1188 معزز دینی کے استقبال میں پھول نچھاور کرنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ کسی معزز دینی کے آنے پر اس کے اوپر گلاب کے پھول نچھاور کرنا کیسا ہے؟ کیا یہ جائز ہے؟

USER ID: قاری شاہ زیب حقانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

پوچھی گئی صورت میں حکم شرع یہ ہے کہ معزز دینی پر پھول نچھاور کرنا بالکل جائز ہے شرعا اس میں کوئی قباحت نہیں۔ دولہا، دولہن پر پھول نچھاور کرنے کا شرعی حکم رسالے میں ہے: شادیوں میں دُولھا اور دُلہن پر پُھول بَرسانے کو اِسراف نہیں کہیں گے کیونکہ اِس پر عُرف ہے۔ پُھول پہنائے جانے کو گل پوشی اور پھول نچھاور کرنے کو گل پاشی کہتے ہیں۔ گل پاشی عُلَما پر باکثرت ہوتی ہے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ جلوسِ میلاد میں بھی ہوتی ہے۔ دُولھا دُولہن پر گل پاشی کرنا شَرعی طور پر ناجائز نہیں ہے اور اسے اِسراف بھی نہیں کہا جاسکتا اس لیے کہ گل پاشی سے خُوشبو پھیلتی ہے اور ماحول میں ایک کشش اور رونق پیدا ہوتی ہے تو یُوں اِس کا کچھ نہ کچھ فائدہ اور مقصد ہے۔ اب لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ گل پاشی کرنے سے پُھول پاؤں تلے آئیں گے حالانکہ یہ پُھول سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پسینے سے پیدا ہوئے ہیں لہٰذا گلاب کے پُھولوں کی بے اَدبی ہوگی تو یہ ایک عوامی تصَوُّر ہے۔ بعض رِوایات میں یہ ہے کہ گلاب کا پُھول سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُبارک پسینے سے پیدا ہوا ہے لیکن محدّثین نے ایسی رِوایات پر بڑی جرح اور بڑا کلام کیا ہے اور اکثر محدّثین کے نزدیک یہ رِوایات مَن گھڑت ہیں۔ (دولہا دولہن پر پھول نچھاور کرنے کا شرعی حکم، صفحہ 1، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

10 ربیع الثانی 1445ھ 26 اکتوبر 2023ء



Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No:+923471992267

1189

کالے بچھو اور سانڈے کی خرید وفروخت

سوال: آج کل کالے بچھو اور سانڈے وغیرہ زندہ پکڑ کر بیچے جاتے ہیں ، ان کا بیچنا کیسا ہے؟

USER ID: اصغر علی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

کالے بچھو، اور سانڈے کی خرید و فروخت ناجائز ہے۔ فتح القدیر میں ہے : ”لا یجوز بیع ھوام الارض کالخنافس والعقارب والفأرۃ والنمل والوزغ والقنافذ والضب“ ترجمہ : حشرات الارض جیسے گبریلے، بچھو، چوہے، چیونٹیاں، چھپکلیاں، چھچھوندر اور گوہ کی خرید وفروخت جائز نہیں ۔

(فتح القدیر، کتاب البیوع، مسائل منثورہ، ج7، ص111، مطبوعہ کوئٹہ)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں : ”حشرات الارض چوہا، چھچھوندر، گھونس، چھپکلی، گرگٹ، گوہ، بچھو، چیونٹی کی بیع (خرید وفروخت) ناجائز ہے ۔“

(بہارِ شریعت، ج2، حصہ 11، ص810،811، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ
20 صفر المظفر 1445ھ 6 جولائی 2023ء



Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No:+923471992267

1190

افیون بیچنے کا حکم

سوال: کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ افیون بیچنا کیسا؟

USER ID:محمد رضوان

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اس حوالے سے شرعی حکم یہ ہے کہ افیون بیچنا جائز ہے، اس لیے کہ یہ مال متقوم ہے اور مال متقوم کی بیع درست ہے، لیکن چونکہ اسکا ناجائز استعمال بھی ہے لہذا دوا وغیرہ کے لیے بیچنا جائز ہے اور نشے والا یعنی افیونی کو بیچنا ناجائز ہے۔ در المختار میں ہے: "وصح بیع غیر الخمر --- ومفادہ صحۃ بیع الحشیشۃ والافیون" ترجمہ: اور غیر خمر کی خرید وفروخت صحیح ہے، اور اسکا مفاد یہ ہے کہ بھنگ اور افیون کی بیع درست ہے۔

(در المختار، کتاب الاشربۃ، جلد6، صفحہ454، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

سیدی اعلی حضرت فتاوی رضویہ میں لکھتے ہیں: "صحت اور چیز ہے اور جواز بمعنی حل دوسری چیز، مذکورہ اشیاء یعنی افیون اور بھنگ جب نشہ کی حد تک پہنچ جائیں تو اگرچہ حرام ہیں مگر متقوم ہونے سے خارج نہیں ہوتے جیسے شراب اور خنزیر متقوم ہونے سے خارج ہوتے ہیں تو بیع مال متقوم مقدور التسلیم پر وارد ہو تو صحیح ہوتی ہے اگرچہ حرام ہو، لہذا صحت تو ان میں مطلق ہے اور اگر بیرون بدن ان سے علاج معالجہ مطلوب ہو توجواز بمعنی حل بھی ہوگا اور اگر معصیت کے لیے ان کی بیع کی تو جائز نہیں۔"

(فتاوی رضویہ، جلد17، صفحہ170، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

17 ربیع الثانی 1445ھ 1 نومبر 2023ء



متفرقات

1191

صرف سلام کہنے سے سلام کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ بعض لوگ صرف سلام کہتے ہیں تو کیا یہ سلام ہو جائے گا اور سلام کس طرح کرنا چاہیے؟

USER ID:شکیل کشمیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

پوچھی گئی صورت میں حکم شرع یہ ہے کہ صرف سلام کہنے سے بھی سلام ہو جائے گا البتہ سلام کے بہترین الفاظ یہ ہیں اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ اس طرح مکمل سلام کیا جائے کیونکہ مکمل سلام کرنے سے تیس نیکیاں ملنے کی بشارت ہے۔ سنن ابی داؤد میں ہے: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم کہنے سے 10 نیکیاں ملتی ہیں۔ ساتھ میں وَرَحْمَۃُ اللہ بھی کہیں گے تو 20 نیکیاں ہو جائیں گی اور وَبَرَکَاتُہٗ شامل کریں گے تو 30 نیکیاں ہو جائیں گی۔ **(ابو داود، ج 4، ص459، حدیث:5195، مفہوما)**

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: بعض لوگ تسلیم یا تسلیمات عرض کہتے ہیں، اس کو سلام کہا جا سکتا ہے کہ یہ سلام ہی کے معنی میں ہے۔ بعض کہتے ہیں سلام۔ اس کو بھی سلام کہا جا سکتا ہے قرآن مجید میں ہے کہ ملائکہ جب ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ { فَقَالُوْا سَلٰمًا } (پ ۱۴، الحجر: ۵۲) انھوں نے آکر سلام کہا، اس کے جواب میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بھی سلام کہا یعنی اگر کسی نے کہا سلام تو سلام کہہ دینے سے جواب ہو جائے گا۔

(بہار شریعت، جلد3، حصہ 16، صفحہ468، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

29 ربیع الاول 1445ھ 16 اکتوبر 2023ء



Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No:+923471992267

1192

میسج پر لکھے ہوئے سلام کا جواب

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ میسج میں لکھے ہوئے سلام کا جواب دینا بھی واجب ہے یا نہیں؟

USER ID: شکیل کشمیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

میسج پر لکھے ہوئے سلام کا جواب دینا بھی واجب ہے اور اس کا جواب زبان سے اور لکھ کر دونوں طرح دے سکتے ہیں البتہ بہتر ہے کہ جیسے ہی میسج پڑھے زبان سے جواب دے لے کیونکہ سلام کا جواب فورا دینا واجب ہے اور جواب میں تاخیر کرنا جائز نہیں لکھنے کی صورت میں کچھ نا کچھ تاخیر ہو ہی جاتی ہے۔ صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ بہارِ شریعت میں فرماتے ہیں: ”خط میں سلام لکھا ہوتا ہے اس کا بھی جواب دینا واجب ہے اور یہاں جواب دو طرح ہوتا ہے، ایک یہ کہ زبان سے جواب دے، دوسری صورت یہ ہے کہ سلام کا جواب لکھ کر بھیجے۔ مگر چونکہ جواب سلام فوراً دینا واجب ہے، جیسا کہ اوپر مذکور ہوا ،تو اگر فوراً تحریری جواب نہ ہو، جیسا کہ عموماً یہی ہوتا ہے کہ خط کا جواب فوراً ہی نہیں لکھا جاتا، خواہ مخواہ کچھ دیر ہوتی ہے، تو زبان سے جواب فوراً دے دے، تاکہ تاخیر سے گناہ نہ ہو۔ اسی وجہ سے علامہ سید احمد طحطاوی نے اس جگہ فرمایا: ” وَالنَّاسُ عَنْهُ غَافِلُوْنَ “یعنی لوگ اس سے غافل ہیں۔ اعلیٰ حضرت قبلہ قدس سرہ جب خط پڑھا کرتے، تو خط میں جو السلام علیکم لکھا ہوتا ہے، اس کا جواب زبان سے دے کر بعد کا مضمون پڑھتے۔“

(بہارِ شریعت، حصہ 16، جلد 3، صفحہ 463، 464، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

سلام کے جواب میں تاخیر کرنے سے متعلق صدر الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”سلام کا جواب فوراً دینا واجب ہے، بلا عذر تاخیر کی، تو گنہگار ہوا اور یہ گناہ جواب دینے سے دفع نہ ہوگا بلکہ توبہ کرنی ہوگی۔“

(بہارِ شریعت، حصہ 16، جلد 3، صفحہ 460، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

29 ربیع الاول 1445ھ 16 اکتوبر 2023ء



Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No:+923471992267

1193

ایک جگہ کے دو راستے اور شرعی سفر کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ کسی جگہ جانے کا رادہ ہو وہاں جانے کے لیے بذریعہ ٹرین 88 کلو میٹر سفر ہو اور بذریعہ بس 92 کلو میٹر سے زائد ہو تو بندہ مسافر ہو گا یا نہیں؟

USER ID: ضمیر عارف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں حکم شرع یہ ہے کہ اگر 88 کلو میٹر والی طرف سے جائیں گے تو مسافر نہیں ہوں گے مکمل نماز ادا کرنا ہوگی اور اگر 92 کلو میٹر والی طرف سے جائیں تو مسافر ہو جائیں گے کیونکہ شرعی سفر کے لیے اس راستے کا اعتبار ہو گا جس سے بندہ سفر کرے۔ فتاوی ہندیہ میں ہے: وَتُعْتَبَرُ الْمُدَّةُ مِنْ أَيِّ طَرِيقٍ أَخَذَ فِيهِ، كَذَا فِي الْبَحْرِ الرَّائِقِ فَإِذَا قَصَدَ بَلْدَةً وَإِلَى مَقْصِدِهِ طَرِيقَانِ أَحَدُهُمَا مَسِيرَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَلَيَالِيهَا وَالْآخَرُ دُونَهَا فَسَلَكَ الطَّرِيقَ الْأَبْعَدَ كَانَ مُسَافِرًا عِنْدَنَا، هَكَذَا فِي فَتَاوَى قَاضِي خَانْ، وَإِنْ سَلَكَ الْأَقْصَرَ يُتِمُّ، كَذَا فِي الْبَحْرِ الرَّائِقِ. ترجمہ: اور جس راستے سے بندہ سفر شروع کرے اس راستے کی لمبائی کا اعتبار ہو گا ایسا ہی بحر الرائق میں ہے اور جب اس نے کسی جگہ کا ارادہ کیا اور اس کے سفر کے ارادے والی جگہ کے دو راستے ہوں ان میں سے ایک کی مسافت تین دن اور تین راتیں ہو اور دوسرا راستہ اس سے کم ہو اور بندہ دور مسافت والے راستے پر چلا تو وہ مسافر ہو جائے گا ہمارے نزدیک ایسا ہی فتاوی قاضی خان میں ہے اور اگر کم مسافت والے راستے سے چلے تو مکمل نماز پڑھے گا ایسے ہی بحر الرائق میں ہے۔ (فتاوی ہندیہ، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس عشر فی صلاۃ المسافر، جلد1، صفحہ138، دار الفکر)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

29 ربیع الاول 1445ھ 16 اکتوبر 2023ء



عمامہ شریف کی لمبائی

1194

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ عمامہ جتنے گز ہونا چاہیے؟

USER ID:ظہور قادری

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

عمامہ شریف میں سنت یہ ہے کہ کم از کم اڑھائی گز کا ہو یا زیادہ سے زیادہ چھ گز ہو اس سے چھوٹا یا لمبا عمامہ نہیں ہونا چاہیے۔ سیدی امام اہلسنت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: عمامہ میں سنّت یہ ہے کہ ڈھائی گز سے کم نہ ہو، نہ چھ گز سے زیادہ۔

(فتاوی رضویہ، ج22، ص186، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

4 ربیع الثانی 1445ھ 20 اکتوبر 2023ء



1195

بچوں، بچیوں کے نام رکھنے کے متعلق

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ ایک بچی ربیع الاول کے بابرکت مہینے میں پیدا ہوئی ہے کیا اس کا نام میلادی بی رکھ سکتے ہیں؟

USER ID: حافظ حفیظ اللہ برکاتی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

پوچھی گئی صورت میں حکم شرع یہ ہے کہ بچی کا نام میلادی بی رکھنا اگرچہ جائز ہے گناہ نہیں لیکن بہتر یہ ہے کہ بچوں اور بچیوں کے نام صحابہ و صحابیات، کے ناموں پر نام رکھے جائیں۔ صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: بچہ کا اچھا نام رکھا جائے۔ ہندوستان میں بہت لوگوں کے ایسے نام ہیں جن کے کچھ معنی نہیں یا اون کے برے معنی ہیں ایسے ناموں سے احتراز کریں۔ انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کے اسمائے طیبہ اور صحابہ وتابعین و بزرگان دِین کے نام پر نام رکھنا بہتر ہے امید ہے کہ اون کی برکت بچہ کے شامل حال ہو۔ (بہار شریعت، جلد3، حصہ 15، صفحہ 358، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

3 ربیع الثانی 1445ھ 19 اکتوبر 2023ء



Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No:+923471992267

1196

مسجد اقصی کے فضائل

سوال: مسجد اقصی کی فضیلت بیان کردیں۔

USER ID: مولانا عامر رضا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

مسجد اقصی کے فضائل قرآن و حدیث میں وارد ہیں جن میں سے چند درج ذیل ہیں۔ اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے: سُبْحٰنَ الَّذِیْۤ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ ترجمہ: پاکی ہے اسے جو راتوں رات اپنے بندے کو لے گیا مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصا تک جس کے گردا گرد ہم نے برکت رکھی۔ **(القرآن، سورۃ الاسراء، آیت 1)**

اس کے تحت تفسیر صراط الجنان میں ہے: آیت کے اس حصے میں اللہ تعالیٰ نے مسجدِ اقصیٰ کی شان بیان فرمائی کہ اس کے ارد گرد ہم نے برکتیں رکھی ہیں دینی بھی اور دنیوی بھی۔ دینی برکتیں یہ کہ وہ سرزمینِ پاک وحی کے اترنے کی جگہ اور انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی عبادت گاہ اور ان کی قیام گاہ بنی اور ان کی عبادت کا قبلہ تھی۔ دنیوی برکتیں یہ کہ وہاں قرب و جوار میں نہروں اور درختوں کی کثرت تھی جس سے وہ زمین سرسبز و شاداب ہے اور میووں اور پھلوں کی کثرت سے بہترین عیش و راحت کا مقام ہے۔

(مدارک، الاسراء، تحت الآیۃ: ۱، ص۶۱۵، خازن، الاسراء، تحت الآیۃ: ۱، ۳ / ۱۵۴، خزائن العرفان، بنی اسرائیل، تحت الآیۃ: ۱، ص۵۲۵، ملتقطاً)

حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: وَصَلَاتُهُ فِي الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى بِخَمْسِينَ أَلْفِ صَلَاةٍ، ترجمہ: بندے کا مسجدِ اقصیٰ میں نماز پڑھنا پچاس ہزار نمازوں کا ثواب ہے۔

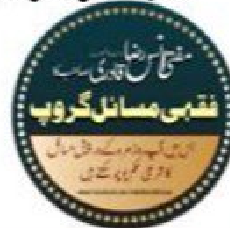
(ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاۃ والسنۃ فیہا، باب ماجاء فی الصلاۃ فی المسجد الجامع، ۲ / ۱۷۶، الحدیث: ۱۴۱۳)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

3 ربیع الثانی 1445ھ 19 اکتوبر 2023ء



Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No:+923471992267

1197 لڑکے کے عقیقے میں ایک جانور ذبح کرنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ عقیقے کے جانور میں لڑکے کے لیے دو جانور ہونا ضروری ہیں یا ایک بھی کافی ہے؟

USER ID: محمد رضوان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں حکم شرع یہ ہے کہ لڑکے کے عقیقے میں دو بکرے (یعنی دو نر جانور) ذبح کرنا بہتر ہے۔ البتہ اگر ایک بکرا یا ایک بکری بھی ذبح کی، تو عقیقہ کی سنت ادا ہو جائے گی۔ ابو داود و ترمذی و نسائی نے اُمِّ کرز رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سُنا کہ "لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک اس میں حرج نہیں کہ نر ہوں یا مادہ۔"

("سنن أبي داود"، کتاب الضحایا، باب العقیقۃ، الحدیث: ۲۸۳۵، ج۳، ص۱۴۱)

ترمذی نے امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی طرف سے عقیقہ میں بکری ذبح کی اور یہ فرمایا کہ "اے فاطمہ اس کا سر مونڈا دو اور بال کے وزن کی چاندی صدقہ کرو"، ہم نے بالوں کو وزن کیا تو ایک درہم یا کچھ کم تھے۔

(جامع الترمذی، باب العقیقۃ بشاۃ، الحدیث: ۱۵۲۴، ص۱۷۵۔5)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

15 ربیع الثانی 1445ھ 31 اکتوبر 2023ء



Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No:+923471992267

1198 انگوٹھی کس ہاتھ کی کس انگلی میں پہنیں

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم انگوٹھی کس ہاتھ کی کس انگلی میں پہنتے تھے؟ اور اس کا نگینہ کس طرف رکھتے تھے؟ اور انگوٹھی کس ہاتھ میں پہننی چاہیے؟

USER ID: محمد ابراہیم عطاری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دائیں اور بائیں دونوں ہاتھوں میں انگوٹھی پہننا مروی ہے اور انگوٹھی کا نگینہ حضور صلی اللہ علیہ اندر کی جانب رکھتے تھے۔ لہذا دائیں یا بائیں جس ہاتھ میں چاہیں چاندی کی انگوٹھی بقیہ شرائط کے ساتھ پہن سکتے ہیں۔ مسلم شریف میں ہے: عن أَنَسٍ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذِهِ وَأَشَارَ إِلَى الْخِنْصِرِ مِنْ يَدِهِ الْيُسْرَى ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم کی انگوٹھی اس انگلی میں تھی یعنی بائیں ہاتھ کی چھنگلیا میں۔ (صحیح مسلم، باب في لبس الخاتم في الخنصر من اليد، الحدیث: ٦٣۔(٢٠٩٥)، ص ١١٦٠۔)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: مرد کو چاہیے کہ اگر انگوٹھی پہنے تو اس کا نگینہ ہتھیلی کی طرف رکھے اور عورتیں نگینہ ہاتھ کی پشت کی طرف رکھیں کہ ان کا پہننا زینت کے لیے ہے اور زینت اسی صورت میں زیادہ ہے کہ نگینہ باہر کی جانب رہے۔ دہنے یا بائیں جس ہاتھ میں چاہیں انگوٹھی پہن سکتے ہیں اور چھنگلیا میں پہنی جائے۔

(بہار شریعت، جلد 3، حصہ 16، صفحہ 430، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

15 ربیع الثانی 1445ھ 31 اکتوبر 2023ء



Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No:+923471992267

1199

رحمن اور رحیم کے معنی کا فرق

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں رحمن و رحیم کے معنی میں کیا فرق ہے؟

USER ID: محمد رضوان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں حکم شرع یہ ہے کہ رحمن اور رحیم میں کئی وجوہ سے فرق بیان کیا گیا ہے ایک فرق یہ ہے کہ رحمٰن اللہ تعالی کے ساتھ خاص ہے اور رحیم عام ہے دوسرا یہ کہ رحمن کا معنی دنیا میں تمام بندوں پر رحم کرنے والا ہے اور رحیم کا معنی آخرت میں صرف مسلمانوں پر رحم کرنے والا تیسرا یہ کہ رحمٰن کا معنٰی نعمتیں عطا کرنے والی وہ ذات جو بہت زیادہ رحمت فرمائے اور رحیم کا معنی بہت رحمت فرمانے والا۔

مرأۃ المناجیح میں ہے: رحمٰن کے معنے ہیں دنیا میں تمام بندوں پر رحم فرمانے والا اور رحیم کے معنی ہیں آخرت میں صرف مسلمانوں پر رحم فرمانے والا، چونکہ دنیا آخرت سے پہلے ہے اس لیے رحمن کا ذکر رحیم سے پہلے ہو۔ (مرآۃ المناجیح شرح مشکاۃ المصابیح، جلد3، الحدیث512، ایپ)

تفسیر صراط الجنان میں ہے: رحمٰن اور رحیم اللہ تعالی کے دو صفاتی نام ہیں، رحمٰن کا معنٰی ہے: نعمتیں عطا کرنے والی وہ ذات جو بہت زیادہ رحمت فرمائے اور رحیم کا معنی ہے: بہت رحمت فرمانے والا۔ (سورۃ الفاتحہ، تحت الآیۃ2)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

11 ربیع الثانی 1445ھ 27 اکتوبر 2023ء



Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No:+923471992267

کیا غنیۃ الطالبین کتاب غوث پاک کی ہے؟ 1200

سوال: غنیۃ الطالبین کتاب حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی ہے یا نہیں؟

USER ID: محمد رضوان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

غنیۃ الطالبین کتاب کے بارے میں شیخ محقق عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ عبد العزیز پرہاروی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ کے فرمان کے مطابق یہ کتاب حضور غوث الاعظم علیہ الرحمہ کی نہیں ہے اور سیدی اعلی حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ نے فرمایا اس کتاب کے سیدی غوث الاعظم علیہ الرحمہ سے ہونے میں شبہ ہے البتہ امام حجر مکی علیہ الرحمہ کے نزدیک یہ کتاب سیدی غوث الاعظم علیہ الرحمہ کی ہی ہے لیکن بعض گمراہ قسم کے لوگوں نے اس میں اپنی طرف سے اضافہ کردیا ہے۔ لہذا یہ نہیں کہہ سکتے کہ اس میں جو کچھ لکھا ہے وہ سب سیدی غوث الاعظم علیہ الرحمہ کا ہے۔ شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں: "ہر گز نہ ثابت شدہ کہ اس تصنیف آنجناب است اگرچہ انتساب باآنحضرت یعنی ہر گز ثابت نہیں ہو سکا کہ یہ (غنیۃ الطالبین) حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی تصنیف ہے، اگرچہ منسوب ان کی طرف ہے۔

(امام الاولیاء، صفحہ 85، بحوالہ حاشیہ نبراس، مکتبہ اعلحضرت)

سیدی اعلحضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں: "اولاً کتاب غنیۃ الطالبین شریف کی نسبت، حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا تو یہ خیال ہے کہ وہ سرے سے حضور پر نور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کی تصنیف ہی نہیں مگر یہ نفی مجرد ہے۔ اور امام حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے تصریح فرمائی کہ اس کتاب میں بعض مستحقین عذاب نے الحاق کردیا ہے: فتاوی حدیثیہ میں فرماتے ہیں: "وایاک ان تغتربما وقع فی الغنیۃ لامام العارفین و قطب الاسلام والمسلمین الاستاذ عبد القادر الجیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فانہ دسہ علیہ فیھا من سینتقم اللہ منہ والا فھو بریئ من ذلک: یعنی خبردار دھوکا نہ کھانا اس سے جو امام اولیاء سردار اسلام و مسلمین حضور سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ کی غنیہ میں واقع ہوا کہ اس کتاب میں اسے حضور پر افتراء کرکے ایسے شخص نے بڑھا دیا ہے کہ عنقریب اللہ عزوجل اس سے بدلہ لے گا، حضرت شیخ رضی اللہ تعالی عنہ اس سے بری ہیں۔ (الفتاوی الحدیثیۃ صفحہ 148 مطبعۃ الجمالیہ مصر) **(فتاوی رضویہ جلد 29 صفحہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)**

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری عفی عنہ

18 ربیع الثانی 1445ھ 3 نومبر 2023ء



Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No:+923471992267